UNIVERSAL LIBRARY
OU_222457
UNIVERSAL LIBRARY

فتبارک اللہ احسن الخالقین

الحمد للہ والمنۃ کہ دیوان ہدایت نشان سراپا خیر وسعادت المسمی بہ

دیوان گلشن ہدایت

مصنفہ جناب مولانا حاجی حافظ عبدالکریم صاحب متخلص بہ مسلم

حسب فرمایش برادرم جناب حاجی محمد عبدالقیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ باہتمام کمترین
محمد قمر الدین

در مطبع قیومی واقع کانپور طبع گردید

سنہ ۱۹۲۲ء

تنقیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا اُس ذات منزّہ و مبرّا وحدہ لا شریک لہ کو جس نے گلدستہ الفاظ چار عناصر بنا بر ترکیب مادۂ اجسام مرکبہ
سے مخلوط کر کے ایک صفحہ وجود پر قلم قدرت سے نقوش مختلفہ کے اور حالات رنگہائے رنگین بھر کر اُس معنی گوہر
بلبلہ بے آب کو نطق و فصاحت و بلاغت و شعر و انشا و سخن و نکات سے آبدار کر مع حواس خمسہ مزین کر کے
براہ کیا بنا بر فحوائے الحمد للہ رب العالمین و نعت مفخر موجودات مخزن ملکوت و جبروت و گوہر ناسوت و
لاہوت بر ترمرسلین خاتم النبیین سید العرب و العجم انا سیّد ولد آدم یوم القیامۃ مسبب لولاک لما خلقت
الافلاک۔ علت غائی صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم و چار وزیر گوشہ مسند نشینان خوش کنندہ آنحضرت دل و
جان علیٰ آلہ و اصحابہ التسلیم۔ بعد حمد و نعت محمد عبد الرشید ابو السادات بن مولف رسالۂ ہذا ساکن
مقام جھومکا بخدمت ارباب بصیرت و اصحاب حقیقت و شعرائے واقف رمز معرفت یہ عرض پیرا ہے کہ یہ نسخہ
گلشن ہدایت جس کا ہر کلام مطابق آیات قرآن مجید و اخبار شریف الف سے یے تک تحریر ہے سراپا
رنگین نئے طرز نئی کلام پر مضمون و بلاغت مین افہام عام تصور مزید ہے جب ناظرین اس دیوان پاک پر نظر
ڈالیں گے خیال شعرائے الگ پائیں گے یہان عشق مجازی کا کام نہین چشم و لب و دندان و ابرو و قد و کمر و خال و
زلف کا نام و نشان نہین جو کچھ اس مین بیان ہے واللہ ایمان ہے دیوان مجازی نہین دیوان حقیقی ہے اکثر غزلخوان
آتش و ظفر پر جان دیتے تھے اور تبدیل ذائقہ کے خیال مین تھے اور بچارے عوام جب لفظ مجازی سے معنی حقیقی پر سمجھنے
مین قادر نہوتے تھے شوق و مسرت دل ہی دل مین رکھ لیتے تھے اب ہوشیاران خرامان حیرت آئین اس کے مضامین کو غور
کرین یہ لکھنے کو اور ہر ایک کے مقصد کو پائین گے فی الواقع یہ وہی رسالہ ہے جس کے اکثر مشتاق تھے۔ جو بیمار اس نسخہ
دیوان مین اپنا علاج دیکھے گا ضرور اس مرض کا علاج تحریر پائیگا یون نہین ملاحظہ پر موقوف ہے دیکھو غزلیں مجبر تحقیق ہر نقطہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

اے خالق ہر جسم و جان تجھ بن نہین کوئی مرا
اے رازق ہر انس و جان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے دستگیر بیکسان تجھ بن نہین کوئی مرا
اے چارۂ بیچارگان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے حافظ و ناصر مرے تجھ بن نہین کوئی مرا
اے حاضر و ناظر مرے تجھ بن نہین کوئی مرا

تو ہی مرا معبود ہے تو ہی مرا مسجود ہے
تو ہی مرا مقصود ہے تجھ بن نہین کوئی مرا

اے بادشاہ دو جہان تو ہے پناہ عاصیان
مین تجھ سوا جاؤن کہان تجھ بن نہین کوئی مرا

اے رازق بیدست و پا مین ہون ترے در کا گدا
رکھتا ہون تیرا آسرا تجھ بن نہین کوئی مرا

اے لائق حمد و ثنا اے لازوال و لافنا
بگڑی ہوئی میری بنا تجھ بن نہین کوئی مرا

یان پالنے والا کوئی اور مارنیوالا کوئی
دان بخشنے والا کوئی تجھ بن نہین کوئی مرا

فرش زمین سے تا فلک اور آسمان سے عرش تک
دیکھا اُٹھا کر جب پلک تجھ بن نہین کوئی مرا

کی داہنے بائین نظر پیش و پس زیر و زبر
ہر سو تو ہی جلوہ گر تجھ بن نہین کوئی مرا

دیگر

شکر ہو کس سے ادا یا رب ترے احسان کا	تو نے ہم کو نور بخشا نیر ایمان کا
خاص نگہ لطف سے تو نے کیا فرمان پذیر	ہم گنہگاروں کو اپنے دفتر فرمان کا
فرق ہم کھوٹا کھرا کا کسطرح پہچانتے	تو عطا معیار گر کرتا نہیں فرقان کا
آستان پاک تیرا قبلۂ حاجات ہے	ہر ملک ہر جانور ہر جن ہر انسان کا
نعمت غیبی سے اپنے پالنے والا ہے تو	بے پر و بے دست و پا و بے سر و سامان کا
خلد میں بخشے گا تو پھر حور و غلمان قصور	باغ انگور و کھجور و لیچی و رمان کا
ہے تو وہ قہار کہ تیرے غضب کے سامنے	ہوش گم ہے ہر نبی و غوث عالی شان کا
تجھ سے جب تک اذن محشر میں شفاعت کا نہو	تاب ہے کس کو کہ ہو شافع کسی کی جان کا
بندگی دی چھوڑ تیری جسنے وہ ساتھی ہوا	بیگمان فرعون ابی ابن خلف ہامان کا
سر پر اُس نمرود کے جوتا لگانا ہے مفید	مغز میں ہو جس کے کچھ نخوت و طغیان کا
غیر کو جس نے یہاں ٹھہرالیا تیرا شریک	جا کے دوزخ میں مزہ چکھے گا اس بہتان کا
نص واضح پر ترے لاتا ہے جو عقلی دلیل	شاید اُس کو حال کچھ پہونچا نہیں شیطان کا
لوگ تو سو سو طرح کی نیکیاں رکھتے ہیں پاس	آسرا مسلم کو ہے یا رب تری غفران کا

دیگر

جو کوئی رکھتا ہے دل میں اُلفت خیر الوریٰ	صادق و کامل وہی ہے اُمت خیر الوریٰ

دیکھو

اصل دین کبریا ہے سنتِ خیر الورا
مغز شرع مصطفےٰ ہے سنتِ خیر الورا

بوستانِ دینِ حق مین گلشن اسلام مین
غنچۂ راحت فزا ہے سنتِ خیر الورا

کیون نہو لفظ محمد کلمہ طیب کے ساتھ
جزو توحید خدا ہے سنتِ خیر الورا

پیروِ سنت کے نسیان سخط کیواسطے
شافع روز جزا ہے سنتِ خیر الورا

اہل سنت کو میسر کیون نہو القا دل
کاشفِ سرِ خدا ہے سنتِ خیر الورا

پیرہن صدری عمامہ سے نہین بنتا پرہیزگار
اہل تقوی کا قبا ہے سنتِ خیر الورا

ای فقیر نفس کش ای صوفی خلوت نشین
تیرے لیے کیمیا ہے سنتِ خیر الورا

اہل سنت کو کسی کے قول پر کیسے نظر
چھوڑ دینا کب روا ہے سنتِ خیر الورا

کیا برائی تھی ترے حق مین بتا ای بدعتی
چھوڑ جو تو نے دیا ہے سنتِ خیر الورا

بدعتی کا کس طرح مقبول ہو صوم و صلوٰۃ
ہر عبادت کا سرا ہے سنتِ خیر الورا

ای عزیز وہ دینداری ہے اسی کی معتبر
جو سدا کرتا ادا ہے سنتِ خیر الورا

ہم کو بس کافی ہین دو مہدی ہدایت کیلیے
ایک قرآن دوسرا ہے سنتِ خیر الورا

روگ مین بدعت کے ہین جو لوگ انکے واسطے
نسخۂ شافی دوا ہے سنتِ خیر الورا

جس طرح توحید ہے حب الٰہی کا نشان
حب نبوی کا پتہ ہے سنتِ خیر الورا

ایک سنت کو بھی ای مسلم نہ ہلکی جان تو
اتباع کبریا ہے سنتِ خیر الورا

کو مل پپیہا فاختہ ہستی سے دل برخاستہ	کہتے ہین سب بے ساختہ آخر فنا آخر فنا
قمری و بلبل یہ سخن کہتی ہین گو اپنا وطن	ہر آج یہ باغ و چمن آخر فنا آخر فنا
سوتا ہی کیون غافل پڑا اس خواب غفلت سے اٹھا	پہونچی نہین کیا یہ ندا آخر فنا آخر فنا
پھسلا بہت اب بھی سنبھل مت پی مے ہوشی کی چل	اکدن گریگا سر کے بل آخر فنا آخر فنا
اپنی کمر توشہ سے کس مت کر بھروسا غیر پر	درپیش ہی لانبا سفر آخر فنا آخر فنا
مسلم تجھے خفقان ہی جو موت سے نسیان ہی	کیون جان کر انجان ہی آخر فنا آخر فنا

دیگر

روز اول ہی مین جس کا بخت یاور ہو گیا	وہ اسی بیان سے وہ دنیا مین آکر ہو گیا
جب سے ہم کو گور و حشر و نار کا ڈر ہو گیا	سوزش غم سے جگر مین داغ اکثر ہو گیا
جس کے دل پر تیر توحید کا پہونچا اثر	سنگ خارا سے اسی دن لعل احمر ہو گیا
کیون نہ پہونچے عرش پر فریاد اس مظلوم کی	جس کا ہمدم نعرۂ اللہ اکبر ہو گیا
تابع کیا شیطان کو جو گمراہ کر ڈالے اسے	جس کا رہ ہادی بر حق آپ رہبر ہو گیا
گرچہ سب مخلوق سے انسان بہتر ہی مگر	حق سے روگردان ہوا تو سب سے بدتر ہو گیا
ہی تو عالم عابدون مین جیسے انجم مین قمر	بے عمل نکلا تو پھر وہ مولوی خر ہو گیا
کیا یہ فضل ایزدی اولاد آدم پر ہوا	کوئی عالم ہو گیا کوئی پیمبر ہو گیا
کوئی عابد کوئی زاہد کوئی صوفی کرام	کوئی ان مین غازی کرار صفدر ہو گیا

[illegible]

کس طرح پاوین خدا کی راہ بیچارے عوام
مولوی درویش ہر اک طالب زر ہوگیا

جاہلون کے بیچ وہ مشہور دہانی ہوا
جو مطیع سنت ساقی کوثر ہوگیا

یا الٰہی ہو امام وقت کا جلدی ظہور
قافلہ اسلام کا بے تاج بے سر ہوگیا

یا الٰہی دیکھ کر ہر ہر طرح کی بدعتین
بندہ مسلم ترا اب دل سے مضطر ہوگیا

ردیف بائے موحدہ

دلا تجھ سے بنیگی بندگی کردگاری کب
چھٹیگی نفس بداندیش کی خدمتگزاری کب

لڑکپن کھیل مین کھویا جوانی خواب مین گذری
بڑھاپا آنکر ہوتیا کریگا ہوشیاری کب

سفر درپیش ہے لے ساتھ جلدی توشۂ منزل
خبر کیا ہے کہ عزرائیل کی ہووے سواری کب

رفیقان سفر تو چل بسے اپنے ٹھکانے پر
ہماری کوچ کی اب دیکھیے آتی ہے باری کب

خزان نے باغ دین کو کر دیا بے رونق و ویران
سنی جائیگی یارب بلبلونکی آہ و زاری کب

یہان جو فقید مین کھو رہا ہے زندگی اسکو
بچائیگی جہنم سے وہان کی اشکباری کب

نہ دیکھے گلشن ہستی یہان باد خزان جبتک
کرے سرسبز آ فردوس کی باد بہاری کب

خدایا سیر شہر اتقا کو دل تڑپتا ہے
مجھے زندان عصیان سے ملیگی رستگاری کب

نقیر خرقۂ اخلاص سے دو دل کو آرایش
خدا دیکھے ہو دستار ریا کی آبداری کب

ملا تقدیر مین سرو صنم کا پوجنا جس کو
بھلا مسجد مین جا کر سر جھکاوے وہ بیچاری کب

[illegible]

تجھے جو آدمی راہ خدا مین ایک پیسہ دے | قناعت کر نہ اُس سے صد و پنجاہ کا طالب
پھنسا وہ مرغ دل شرک خفی کے دام مین جا کر | ہوا جو زلف و خال یار رشک ماہ کا طالب
نکل کر بد رسمہ سے کیون گیا گوشہ مین اے ملا | ہوا تو اندنون شاید کسی روباہ کا طالب
تلاش حق مین لا مذہب ہوا مشہور ہین لیکن | بحمد اللہ ہوئین مطلب بخواہ دکنا طالب
بھلا کیونکر نہو دین شاہ بی منکر شریعت کے | جو نازان ہین کہ ہوئین چشتیہ درگاہ کا طالب
اٹھا پردہ سیاہ مجازی دل سے اے مسلم | اگر منظور ہے ہونا حقیقی چاہ کا طالب

دیگر

اے اخی دُر حق سے مت کر کار ناصواب | ورنہ محشر مین گناہونکا اٹھاوینا عذاب
گرچہ ہے دریائے ہستی آج تیری موجزن | آخرش ہو جائیگی اکدن فنا مثل حباب
نام لے اللہ کا ہر دم کے ساتھ اے خوش نفس | ہر نفس کے شکر کا لیگا خدا تجھ سے حساب
خانۂ ایمان کے ہین توحید و سنت دو چراغ | جیسے ایوان فلک مین آفتاب و ماہتاب
آپکو کر غرق بحر یاد حق مین اے عزیز | گر ہے مقصود سے ہونا اگر ہر کامیاب
شرط ہے انسانیت کے واسطے عقل و تمیز | ورنہ سارے جانور بھی جانتے ہین خورد و خواب
کیسے اے مشرک بھلا انسان ہم سمجھین تجھے | جبکہ خود اللہ نے تجھکو کہا شر الدواب
یان تو ہر دار تو حاضر جوابی مین میان | یاد ہر کچھ کو روز محشر کے سوالونکا جواب

دیوان حسن ہدایت

ردیف تا

حق تو یہ یون ہین کہ گھر مین جو دکھا ہی کا سہ دیار
سانپ ہوکر طوق سا لٹکیگا آقا کے گلے
سکہائے سیم و زر دنیا کے ہین مار سیاہ
یون تو محتاجون کو دیتے ہین بلا رو کے حساب
حصۂ چہلم زر و نقرہ سے اپنے ہر برس
گو کہ ہر مسکین کو سوال دنیا سے روا
اور سب ورد و وظیفے ہین فقیر نکے لیے
لائے تو گر بعد توحید و نماز فرض کے
ہی یہان عامل اگر اس فرض کا تو غیر سے
زیور و نقدی سے اپنے یہان لی اوس جا
ہی بظاہر آج تو نقصان بہت اسی یہان
دیکھا جاتا ہی لیکن سگے یون اہل نشور
گو مین اہل کرم کی دل لگی کے واسطے
صاحبان سیم و زر کو عالم تقدیر مین
نام کر دیتی ہی شیدا اپنے صاحب کا یہان
اس غزل کو سنکے اہل علم جو ہونگے دیندار

اُس حرامی مال سے مقبول ہو کیونکر زکوٰۃ
گنج وہ جس سے یہان نکلے نہین باہر زکوٰۃ
انکے جھو نکلے لیا ای یار ہی منتر زکوٰۃ
کب ادا ہوتی ہی اس خیرات کے اندر زکوٰۃ
مستحقون کو دیا کر اے کرم پرور زکوٰۃ
لیکن افضل ہی کہ پاوین غازی صفدر زکوٰۃ
اغنیا کے حق مین ہی ہر درد سے بہتر زکوٰۃ
تجھ سے پوچھی جائیگی روز شمار محشر زکوٰۃ
ورنہ دکھلائیگی تجھکو اژدہا کا گھر زکوٰۃ
مال سے ہوا مالک بتا رہے شمشیر زکوٰۃ
کل مناقع تجھکو کھلائیگی افزون تر زکوٰۃ
وا دیہ بھی ہی اپنی ذات میلیچ سپر زکوٰۃ
آئیگی بنکر لشکل حور خوش منظر زکوٰۃ
واسطے سنگار کے حق نے دیا زیور زکوٰۃ
کر بلکو شہر و بشہر و کوہ و بحر و بر زکوٰۃ
دینگے خوش ہو کر کے اپنے مال سے لیکر زکوٰۃ

ردیف ثا

جب گلا لائی ہو صبا از دہ بستان حدیث
خط منھ کو لے کے ہیں گلستان حدیث
جا بجا ہے نسیم گلشن میں ثنا آئی ہے چلی
سنبل و سوسن [illegible] ریحان حدیث
بلبل و فاختہ و طوطی و قمری [illegible]
ہیں بصد نغمہ [illegible]

[illegible]

غمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو | پھر اس رسم بد سے ہے جواز روی خبر بدعت
خدایا بھیج اب جلدی کسی ہادی جابر کو | بہت ہی چھا گئی شہر و بشہر و گھر بگھر بدعت
انھیں رفتار سنت کس طرح خوش آئے اے مسلم | دلوں میں گھر گئی ہے جن پلیدوں کے اثر بدعت

دیگر

کامل بیان ہے جسکی توحید اور سنت | پائی ہے اس جوان نے دونوں جہان کی دولت
بدیاں موحد ونکی مشرک کی نیکیوں سے | بہتر ہیں در حضور پروردگار نعمت
مت کر شکایت ایذائے بنائی رنجشوں میں | حق سے اگر ہے لینا باغ خیال کی راحت
دنیا کے دون کے زیر پڑے لوگ تھوکتے ہیں | بخشا ہے جنکو حق نے گنجینہ قناعت
مت جان خاکساروں کو احقر تو اے تونگر | ہے خاک پاسے انکی اکسیر کو خجالت
ہے وہ فقیر کامل جسمیں ہے چار خوبی | فاقہ کشی قناعت یاد خدا ریاضت
بیشک یہ بحر دنیا ہے معدن جواہر | لیکن ہے غوطہ زن کی جانپر ہزار آفت
ملک بقا سے آیا جو کشور فنا میں | کچھ روز رہکے ٹھوکا ناگاہ کوس رحلت
چلنے لگا جو یاں سے مانا نہیں کسی کو | ناچار جا کے آخر کی گور میں سکونت
اک روز گور میں ہے درپیش سب کو آنا | تنگی و مار کژدم تنہائی اور ظلمت
اس چار دن کے گھر میں فخر و غرور کرنا | سمجھو اگر عزیزو تو ہے بڑی حماقت
نام اس فنا سرا کا عبرت سرا ہے یارو | سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت

[illegible]

پردۂ ضد و تعصب کو اٹھادو دل سے
ہو اگر منتظرِ جلوۂ جانانِ حدیث

قول نبوی کے خلاف آوے جہان قول امام
بے ادب ہو نہ وہاں در پی بطلانِ حدیث

ہوگا عالم نہ کبھی گو کہ ہو کیسا ہی فقیہ
تا بہ تنبکہ نہو عالم تبیانِ حدیث

اتی شیخی نکرو پڑھ کے ہدایہ صاحب
ابھی جا کر کے کہین سیکھیے گردانِ حدیث

دل کے اندھون کو مرے پاس تو لاؤ یارو
ڈالون آنکھ بھی ذرا پرتو لمعانِ حدیث

گھیر لیتی شب بدعت کی اندھیری ہم کو
ہوتا طالع نہ اگر نیر تابانِ حدیث

کیا دکھاتا ہے عدو تیری فقاہت آکر
کیا مرے پاس نہین خنجر برانِ حدیث

کہتے ہین مذہب شخصی کو جو احمق ذاہب
لائین سچے ہین تو اسپر کوئی برہانِ حدیث

پلوے سرسبز و ہی مزرع ایمان اپنا
جسکو سیراب کرے قطرۂ بارانِ حدیث

حب نبوی کا نہو ذوق میسر اس کو
جس نگون کے دلکو نہین میلانِ حدیث

قرب نبوی کی تمنا ہے اگر اے مسلم
تا دمِ مرگ نہ دو ہاتھ سے دامانِ حدیث

دیگر

نقش ہر حسب بہرہ ور کے صفحۂ دل پر حدیث
ہوا دا اُسکی زبانِ شوق سے فرفر حدیث

ہے سپہر دین کا روشن فزا اختر حدیث
گلشن اسلام کے اندر گل احمر حدیث

جبکہ سب خوئین پیمبر کی خدا کو ہین پسند
کیون نہو مقبول نزد خالق اکبر حدیث

راہ ورسم پر ضلالت سے بچانے کے لیے
غمزا نی دیگئے دنیا مین پیغمبر حدیث

[illegible]

نکالا ہی بنواول سے ہوس دنیا کی دولت کی | گیا قارون دوزخ مین زر دینار کے باعث
دلا تسلیم حق سے تنگدل مین ہو کر بو طالب | رہے محروم دین مصطفے سے عار کے باعث
حذر اے فاسقون سے دیکھ بیٹا نوح کا کنعان | بگاڑا رب کے غضب مین صحبت فجار کے باعث
کسی فرمان سنت سے نہ کر انکار اے پیارے | وگرنہ ہوگا تو کافر اسی انکار کے باعث
پڑھے جو منھ سے کلمہ گو کہ فاسق بے نمازی ہو | اُسے مسلم کہین گے ہم اسی اقرار کے باعث
جو تارک فرض جماعت کا ہو فاسق ہو [illegible] | نہیں [illegible] کے باعث
نہ کہنا [illegible] کا اگرچہ [illegible] ہو | کہ [illegible] گیا [illegible] کے باعث
رضائے ایزدی کو چھوڑنا تقصیر عظیم ہے | [illegible] خویش یار کے باعث
تمنا ہے کہ گمراہون کو جبراً [illegible] | مگر مجبور ہون مین شوکت کفار کے باعث
[illegible] عشق [illegible] شکر ہین | [illegible] رخسار کے باعث
رہے قسمت [illegible] ہمارا نام [illegible] | [illegible] پیری احمد مختار کے باعث
خدا کی بندگی کر کے منافق دوزخی ہوگا | خیانت عہد شکنی جھوٹ نا گفتار کے باعث
الٰہی بندہ مسلم پڑا آکر تیرے در پہ | نہ کچھ [illegible] اسکو [illegible] کے باعث

ردیف جیم

اے برادر ہے تو ہر یک کام کا مختار آج | کچھ متاع آخرت کا کر لے کاروبار آج
دیکھ جب کل کے سفر کا قصد ہوتا ہو تو لوگ | توشہ منزل کا سامان کرتے ہین تیار آج

[illegible]

آرام کس طرح سے ہو مومن کو یان نصیب
ہی جبکہ اُسکے واسطے دنیا سرائے رنج

جس بندۂ خدا نے بلا مین کیا ہی صبر
وہ جائیگے گور و حشر مین ہرگز نہ کھائے رنج

دعوے اگر ہی صبر و توکل کا ای فقیر
مت کر کسی کے سامنے جاکر گلائے رنج

دنیا کی حرص و طمع کو ای دیندار چھوڑ
کیون ڈالتا ہی خانۂ دل مین بنائے رنج

ہوتے مرض مین رنج و مصیبت سے ہم ہلاک
ہوتا اگر نہ صبر و توکل دوائے رنج

دل سے دعا کو حضرت یونس کی پڑھ سدا
پاتا اگر ہی مخلصی اے مبتلائے رنج

وہ کام یا نکی راحت ہستی مین کر میان
جس مین کہ بعد مرگ کے تجھپر نہ آئے رنج

جھیلے کا رنج جو کوئی مولی کی راہ مین
وہ لیگا عیش خلد کو دیکر بہائے رنج

وہ دولت ادب سے ہوئیگا بہرہ یاب
پیر و پدر کے پند سے دلپر جو لائے رنج

ایسی بلائے رنج ہی جھیلی کہ الامان
آتی ہی ہر عزیز کے منھ سے صدائے رنج

اے بیخبر شراب و بیاج و زنا کو چھوڑ
مت جان اُسکو عیش جو آخر چکھائے رنج

یارب ہی تجھسے بندۂ مسلم کی یہ دعا
کر دل سے اسکے دور رہو ہر دم بلائے رنج

دیگر

ہی زردار پر فرض اے یار حج
کرے زندگی مین وہ اک بار حج

نکل گھر سے مکے کو چل اے غنی
ترے واسطے کیا ہے دشوار حج

یہودی و نصرانی ہو کر مرے
کرے ترک جو ہو کے زردار حج

فرما گئے ہین شاہ رسالت طرح طرح
اُمت کی ہے عوتون کی برائی جو بدعت مین
لا سکے ہین واہیات بجائے طرح طرح
قول نبی کے سامنے اِک فخر فی الفتن
رکھتے ہین دل مین مجھ سے عداوت طرح طرح
اُن کی ہو جو ہر سک مسلک سنت صحیح ہے
مذہب طرح طرح ہے جماعت طرح طرح
افسوس ہو کہ ایک ہی پیغمبر کے دین مین

ہم کس طرح سے مسائل متنقل کرین نقل
فقہا اگر نہ کرتے فقاہت طرح طرح
پہونچا نہ باغ خلد مین پہونچے ابھی شہید
لوح خدا مین کی ہے شجاعت طرح طرح
مسلم کو نیکی کی راہ سے یارب بچا
کرتا ہے نفس ہی کا شرارت طرح طرح

جس مسلمان کے اندر ہو خیانت کا مرض	اُس سیہ بخت کا ہرگز نہین ایمان صحیح
دینداری مین سمجھ اُسکو نہایت جھوٹا	جس کا اقرار نہ سالم ہو نہ پیمان صحیح
ہوے جس قاری قرآن کے اعمال صحیح	کیسے اُس زور کی ہو قرأت قرآن صحیح
خواہش نفس سے پرہیز بہت ہے لازم	تاکہ ہر وقت رہے کلمۂ ایقان صحیح
دل مین ہو جسکے تمناے وصال مولیٰ	اُسی بندے کا حقیقت مین ہے ارمان صحیح
کیون بُرا کہتے ہو شاکی کو مرے اے ہمدم	کیا تعجب کہ ہوا اُس کا کہین ستان صحیح
غیر شمشیر کے مغرور نہ ہونگے سیدھے	کیونکہ ہے فصد بڑا نسخۂ خفقان صحیح
جب پڑھے جائینگے اوراق عمل نیکون کے	نامۂ جرم سے ہو دفتر احسان صحیح
یا الٰہی ہو دعا بندہ مسلم کی قبول	کہ یہ دنیا سے اُٹھے ہوکے مسلمان صحیح

دیگر

کیجیے اُسی کی شان مین مدحت طرح طرح	ہے جسکی ذات پاک مین قدرت طرح طرح
ہم جس خدا کی چکھتے ہین نعمت طرح طرح	واجب ہے پھر اُسکی اطاعت طرح طرح
بھولا خدا کی یاد جو دنیا کے عیش مین	دیکھے گا آخرت مین مصیبت طرح طرح
اے بندہ بندگی خدا مین اُٹھائے رنج	لینا اگر ہے خلد کی راحت طرح طرح
دل سے فدا ہوا ایسے رسول شفیق پر	اُمت کی جس نبی کی ہے ہدایت طرح طرح
ٹپکا رہے اُمت نبوی کی توجہ پر	سنت مین جو ملائے ہو بدعت طرح طرح

[illegible]

[illegible]

خشکۂ تقدیر پہ جو بے نوا قانع ہوا
اُس کو خوش آئینگے حلوائے گدائی کسطرح

منھ سے تو شرک بھی کہتا ہی خدا کو لاشریک
شرک کی علت پھر اسکے دل مین آئی کسطرح

شرک اور ایمان کو یکجا نہ کر ای بیوقوف
آگ اور پانی مین ہوگی آشنائی کسطرح

جیتے جی تو تھے ولی محتاج رب کے ای غوی
آگئی اب قدرت حاجت روائی کسطرح

مرتضیٰ مشکل کو اپنی دور کر سکتے نہ تھے
اب کرین گے غیر کی مشکل کشائی کسطرح

جب پکارا اک کوس کی سنتے نہ تھے پیران پیر
منزلون سے اب لگے سننے دہائی کسطرح

بندگی رب کی اگر ہم سے نہو ویگی ادا
پائینگے نار جہنم سے رہائی کسطرح

جب تلک ای مسلم نہوگا رب کا تو فرمان پذیر
پائیگا فردوس کی فرمان روائی کسطرح

ردیف خاء

نبی سے ہے جو بے ایمان گستاخ
خدا کا بھی اُسے پہچان گستاخ

جناب پاک مین نکلا ہے اول
لعین روسیہ شیطان گستاخ

بتوحید الٰہی باندھتا ہے
دوئی اور شرک کا بہتان گستاخ

جو حکم احمدی سے منھ کو موڑے
اُسے تو سب سے بڑھکر جان گستاخ

گئے مر ڈوب کر دریا مین جس دم
ہوے فرعون اور ہامان گستاخ

کہا نمرود نے جب مین خدا ہون
ہوا فی النار باسامان گستاخ

محمد مصطفےٰ کی شان مین تھے
ابوجہل و ابوسفیان گستاخ

ردیف ذال

لگین گے اُسے تیرے اشعار ہمان
اے مسلم جو ہو وہ ناحق زیست
وہ مجھے گداگی کا افتخار شفا
ملا جی کو پیسہ بروافت کا ذوق
لگین پڑھ سکے نار کی مار شفا
اے گمراہ اس تیمی بینر سے
حج کا عوض ہی بار ہما
نہ دو زینت ہند اُسے بار بار

واجب ہو کس طرح سے ہم پر بھلا درود
پڑھتا ہی جبکہ روح نبی پر خدا درود
پڑھتے ہیں سارے جن و ملک حاملان عرش
کل ساکنان ارض و سما بر ملا درود
درگاہ حق میں کیون نہو اسکی عاقبول

صبر کر دنیا کے ٹوٹے جھونپڑے مین ای فقیر
ہو برا بندہ جو تنگی کرین سے مولی کو یاد
درد استغفار کا لازم پکڑ لے گا اگر
وادی محشر مین ساری اُمتوں سے ہونگی
چھوڑ غیرون کا قیاس و رآے اہل حدیث
قلعۂ کفار کو توڑینگے مہدی زمان
لشکر کفار کو دم مین کرین گے انتشار
مسلم مسکین کا دروازۂ تنگی رزق

ہو اگر منظور لینا آخرت مین گھر فراخ
بھول جاوے دیکھکر اولاد و مال و زر فراخ
پائیگا فور آ دو تسکین کو مضطر فراخ
اُمت ساقی جام چشمۂ کوثر فراخ
علم انیا دیکیے ہین تجھکو پیغمبر فراخ
جیسے حیدر نے کیا دروازۂ خیبر فراخ
پائینگے میدان حسن و غازی صفدر فراخ
ہو برائے مصطفےٰ اے رازق اکبر فراخ

دیگر

ہے گرچہ نصیحت کی گفتار تلخ
نہین دیکھتا ہے تو بیمار کو
جو طالب ہوا باغ فردوس کا
کلام خدا مومنون کے لیے
چکھی جسنے شیرینی توحید کی
ئے شرک ہین یان تو سرشار ہی
گو سنت کے منکر بہت لوگ ہین

مگر تو نہ جان اسکو ای یار تلخ
کھلاتے ہین داروی بسیار تلخ
لگی اُس کو دنیا کی گلزار تلخ
ہو شیرین مگر ہے سر گفتار تلخ
لگے ہے اُسے شرک کا کار تلخ
ہو توحید کا اُس کو اقرار تلخ
مگر ہے مجھے اُس کا انکار تلخ

دیوان لطیف میراث

[illegible]

حق تو ہی یون ہین کہ گھر مین دو کا ہی کاروبار / اُس حرامی مال سے مقبول ہو کیونکر زکوٰۃ

سانپ ہو کر طوق سا لٹکیگا آقا کے گلے / گنج وہ جس سے یہان نکلے نہین باہر زکوٰۃ

سنگہاے سیم و زر دنیا کے ہین مار سیاہ / انکے چھونیکے لیو اسی یار ہی منتر زکوٰۃ

یون تو محتاجون کو دیتی ہین بلا ریب و حساب / کیا ادا ہوتی ہی اس خیرات کے اندر زکوٰۃ

حصۂ چہلم زر و نقرہ سے اپنے ہر برس / مستحقون کو دیا کر اے کرم پرور زکوٰۃ

گو کہ ہر مسکین کو یہ مال دینا ہے روا / لیکن افضل ہی کہ پاوین غازی صفدر زکوٰۃ

اور سب ورد و وظیفے ہین فقط ونکے لیے / اغنیا کے حق مین ہی ہر ورد سے بہتر زکوٰۃ

اے تونگر بعد توحید و نماز فرض کے / تجھ سے پوچھی جائیگی در عرصۂ محشر زکوٰۃ

ہی یہان عاقل اگر اس فرض کا تو خیر ہے / ورنہ دکھلائیگی تجھکو ہاویہ کا گھر زکوٰۃ

زیور و نقدی سے اپنے بیبیان یون جدا / مال سے اپنی الگ دیتا رہے شوہر زکوٰۃ

ہی بظاہر آج گو نقصان لیکن اے میان / کل متاع تجھکو دکھلائیگی افزون تر زکوٰۃ

دیکھکر جاتی بلائین سب یون اہل نشور / واہ کیا رکھتی ہی اپنی ذات مین جوہر زکوٰۃ

گور مین اہل کرم کی دل لگی کے واسطے / آئیگی بنکر شکل حور خوش منظر زکوٰۃ

صاحبان سیم و زر کو عالم تقدیر مین / واسطے سنگار کے حق نے دیا زیور زکوٰۃ

نام کر دیتی ہی مشہور اپنے صاحب کا یہان / کو بکو شہر و بشہر و کوہ و بحر و بر زکوٰۃ

اس غزل کو سنکے آہ مسلم جو ہونگے دیندار / دینگے خوش ہو کر کے اپنے مال سے لیکر زکوٰۃ

غمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو — پھر اس رسم بد سے ہے جو از روی خبر بدعت
خدایا بھیج اب جلدی کسی ہادی جابر کو — بہت ہی چھا گئی شہر و بشہر و گھر بگھر بدعت
انھین فتار سنت کسطرح خوش آئے ای امّت مسلم — دلون مین گر گئی ہے جن پلیدون کے اثر بدعت

دیگر

کامل بیان ہے جسکی توحید اور سنت — پائی ہے اُس جوان نے دونون جہان کی دولت
بدبات موحد ونکی مشرک کی نیکیون سے — بہتر ہین در حضور پروردگار نعمت
مت کر شکایت ای دل دنیا کی رنجشون مین — حق سے اگر ہے لینا باغ خیال کی راحت
دنیا سے دون کے زر پر سے لوگ تھوکتے ہین — بخشا ہے جنکو حق نے گنجینہ قناعت
مت جان خاکساروں کو احقر تو ای تونگر — ہے خاک پا سے اُنکی اکسیر کو خجالت
ہے وہ فقیر کامل جسمین ہو چار خوبی — فاقہ کشی قناعت یاد خدا ریاضت
بیشک یہ بحر دنیا ہے معدن جواہر — لیکن ہے غوطہ زن کی جان پر ہزار آفت
ملک بقا سے آیا جو کشور فنا مین — کچھ روز رہکے اُٹھو کا ناگاہ کوس رحلت
چلنے لگا جو یانسے مانا نہین کسی کو — ناچار جا کے آخر کی گور مین سکونت
اک روز گور مین ہے در پیش سب کو آنا — تنگی و مار کثردم تنہائی اور ظلمت
اس چار روز کے گھر مین فخر و غرور کرنا — سمجھو اگر عزیز و تو ہے بڑی حماقت
نام اس فنا سرا کا عبرت سرای یارو — سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت

پردۂ ضد و تعصب کو اٹھا دو دل سے
ہو اگر منتظرِ جلوۂ جانانِ حدیث

قول نبوی کے خلاف آوے جہان قول امام
بے ادب ہو نہ وہان درپئے بطلانِ حدیث

ہوگا عالم نہ کبھی گو کہ ہو کیسا ہی فقیہ
تا بو قتیکہ نہو عالمِ تبیانِ حدیث

اتنی شیخی نکرو پڑھ کے ہدایہ صاحب
ابھی جاکر کے کہین کیجیے گردانِ حدیث

عقل کے اندھون کو مرے پاس تم لاؤ یارو
ڈالون آنکھ میں بھی ذرا پرتو لمعانِ حدیث

گھیر لیتی شب بدعت کی اندھیری ہم کو
ہو نہ طالع نہ اگر نیر تابانِ حدیث

کیا دکھاتا ہے عدو تیری فقاہت آ کر
کیا مرے پاس نہین خنجر برانِ حدیث

کہتے ہین مذہب شخصی کو جو احمق واجب
لائین سمجھے ہین تو اسپر کوئی برہانِ حدیث

پاوے سرسبزی وہی مزرع ایمان اپنا
جسکو سیراب کرے قطرۂ بارانِ حدیث

حب نبوی کا نہو ذوق میسر اُس کو
جس نگون کے دلکو نہین میلانِ حدیث

قرب نبوی کی تمنا ہے اگر اے مسلم
تا دمِ مرگ نہ دے ہاتھ سے دامانِ حدیث

دیگر

نقش ہے جس بہرہ ورکے صفحۂ دل پر حدیث
ہوا دا اُسکی زبان شوق سے فر فر حدیث

ہے سپہرِ دین کا رونق فزا اختر حدیث
گلشن اسلام کے اندر گل احمر حدیث

جبکہ سب خوبین ہین پیغمبر کی خداکو پسند
کیون نہو مقبول نزد خالق اکبر حدیث

راہ و رسم پر ضلالت سے بچانے کے لیے
خضر اپنی دیگئے دنیا مین پیغمبر حدیث

نکالا ہی بنوا دل سے ہوس دنیا کی دولت کی
گیا قارون تو دوزخ مین زر و دینار کے باعث

دلا تسلیم حق سے تنگ دل مین ہو کر ہو طالب
رہے محروم دین مصطفےٰ سے عار کے باعث

حیدا رہ فاسقون سے دیکھ بیٹا نوح کا کنعان
پڑا ہے غضب مین صحبت فجار کے باعث

کسی فرمان سنت سے نہ کر انکار اے پیارے
وگرنہ ہوگا تو کافر اسی انکار کے باعث

پڑھے جو منہ سے کلمہ گو کہ فاسق بے نمازی ہو
اسے مسلم کہین گے ہم اسی اقرار کے باعث

جماعت مرجماعت کا ہو فاسق ہو خوا افسوس
نہین ان دین کو روشن ہے شرار کے باعث

نہ کہنا اشیے زن کا اگرچہ خوب پیکر ہو
کہ مچھ کا ہلا گیا بلعم زن مکار کے باعث

رضا سے ایزدی کو چھوڑنا تقصیر عظیم ہے
لحاظ مادر و فرزند و خویش و یار کے باعث

تمنا ہی کہ گمراہ ہون کہ جبر ارادہ پر لاؤن
مگر مجبور ہون مین شوکت کفار کے باعث

گرفتاران عشق ماہ رویان ہا و مشرک ہین
پرستاری امرد و لب رخسار کے باعث

زہے قسمت کہ رکھا ہے ہمارا نام وہابی
سبھون نے پیروی احمد مختار کے باعث

خدا کی بندگی کر کے منافق دوزخی ہوگا
خیانت عہد شکنی دروغ گفتار کے باعث

الٰہی بندہ مسلم پڑا آ کہ تیرے در پر
نہ کیجو در بدر اسکو تری گزار کے باعث

ردیف جیم

اے برادر دیکھو ہر یک کام کا انجام آج
کچھ متاع آخرت کا کرنے کا روبار آج

دیکھ جب کل کے سفر کا قصد ہوتا ہے لوگ
توشہ منزل کا سامان کرتے ہین تیار آج

آرام کس طرح سے ہو مومن کو یان نصیب
ہی جبکہ اُسکے واسطے دنیا سرائے رنج

جس بندۂ خدا نے بلا مین کیا ہی صبر
وہ جاکے گور و حشر مین ہرگز نہ کھائے رنج

دعوے اگر ہی صبر و توکل کا اے فقیر
مت کر کسی کے سامنے جا کر گلائے رنج

دنیا کی حرص و طمع کو اے دیندار چھوڑ
کیون ڈالتا ہی خانۂ دل مین بنائے رنج

ہوتے مرض مین رنج و مصیبت سے ہم ہلاک
ہوتا اگر نہ صبر و توکل دوائے رنج

دل سے دعا کو حضرت یونس کی پڑھ سدا
پاتا اگر ہی مخلصی اے مبتلائے رنج

وہ کام پائگی راحت ہستی مین کر میان
جس مین کہ بعد مرگ کے تجھ نہ آئے رنج

جھیلے کا رنج جو کوئی مولی کی راہ مین
وہ لیگا عیش خلد کو دیکر بہائے رنج

وہ دولت ادب سے نہونگا بہرہ یاب
پیر و پدر کے پند سے دلپر جو لائے رنج

ایسی بلائے رنج ہی جھیلی کہ اندنون
آتی ہی ہر عزیز کے منہ سے صدائے رنج

ہی خنجر شراب و بیاج و زنا کو چھوڑ
مت جان اُسکو عیش جو آخر جگہ ہی رنج

یارب ہی تجھ سے بندۂ مسلم کی یہ دعا
کر دل سے اسکے دور ہو ہر دم بلائے رنج

دیگر

ہی زردار پر فرض اے یار حج
کرے زندگی مین وہ اک بار حج

نکل گھر سے مکے کو چل اے غنی
ترے واسطے کیا ہے دشوار حج

یہودی و نصرانی ہو کر مرے
کرے ترک جو ہو کے زردار حج

ردیف دال

صبر کر دنیا کے ٹوٹے جھونپڑے مین ای فقیر — ہی اگر منظور لینا آخرت مین گھر فراخ
ہو برا بندہ جو تنگی کر مین رے مولی کو یاد — بھول جاوے دیکھکر اولاد و مال و زر فراخ
ورد استغفار کا لازم پکڑے گا اگر — پائیگا فور اً و تسکین کو مضطر فراخ
وادی محشر مین ساری اُمتونسے ہوینگی — اُمت ساقی جام چشمۂ کوثر فراخ
چھوڑ غیرون کا قیاس و رأے اہل حدیث — علم اپنا دیگئے ہین تجھکو پیغمبر فراخ
قلعۂ کفار کو توڑینگے مہدی ؑ زمان — جیسے حیدر ؓ نے کیا دروازۂ خیبر فراخ
لشکر کفار کو دم مین کرین گے انتشار — پائینگے میدان مین غازی صفدر فراخ
مسلم مسکین دروازہ تنگی رزق — ہو برائے مصطفیٰ اسے رازق اکبر فراخ

دیگر

ہے اگرچہ نصیحت کی گفتار تلخ — مگر تو نہ جان اسکو اے یار تلخ
نہین دیکھتا ہے تو بیمار کو — کھلاتے ہین دارو کو بسیار تلخ
جو طالب ہوا باغ فردوس کا — لگی اُس کو دنیا کی گلزار تلخ
کلام خدا مومنون کے لیے — ہی شیرین مگر بہر کفار تلخ
چکھی جسنے شیرینی توحید کی — لگے ہی اُسے شرک کا کار تلخ
فے شرک مین یان تو سرشار ہی — ہی توحید کا اُس کو اقرار تلخ
گو سنت کے منکر بہت لوگ ہین — مگر ہے مجھے اُس کا انکار تلخ

جو خوش نہین اطاعت پروردگار سے
اسکو کریگی آتش دار البوار خوش

ست بھول یان کے عشرت فانی مین بوالہوس
اُس سے کہین ہی خلد کی عیش و بہار خوش

جسکو نہین یقین عذاب و ثواب پر
آتی ہی شاید اسکو جہنم کی نار خوش

جانکندنی و گور و حساب و کتاب مین
ہی نیک کار مرد سے پروردگار خوش

جس رسم و راہ مین ہو پیمبر کی ناخوشی
اُس رسم و راہ سی نہو اے دیندار خوش

جس پیشہ و ہنر کے ٹھکے مین حلال و پاک
ہی متقی کے حق مین وہی کاروبار خوش

کیونکر نہ غازیونکا ہو درجہ بڑا عظیم
ہی رب کو اُنکے جنگ کے گرد و غبار خوش

ہین جتنے پڑھنے والے نوافل کے زاہدا
نزدِ خدا ہی سب سے تہجد گزار خوش

جس مولوی کو علم پر اپنے نہین عمل
اُس مولوی سے پیش خدا ہی چمار خوش

اے سر کو جھکاؤ نہین سر کو پیش غیر
ہی ہمکو بندگی درِ کردگار خوش

مسلم تو کردہ کام کہ جسمین خدا ہو خوش
گو ہون نہ اُسمین ہمدم و خویش و تبار خوش

دیگر

جھکنا دلا ہی سو وہ باغ جنان ہمیش
تو رہ خدا کی یاد مین رطب اللسان ہمیش

ہرگز نہ تو وہان کا زیادہ بکار ہے
دار فنا سے چلکے ہی رہنا جہان ہمیش

کوشش مین کار خیر کی یان سے جو چل بسا
رہتا ہی اسکا خاتمہ نیکی پر وان ہمیش

مردہ نہین جو راہ خدا مین ہوا شہید
زندہ ہی بلکہ نزد خدا سے جہان ہمیش

اے موحد تو نری توحید کو کافی نجان | قالب توحید کی ہے جان سنت کی روش
اے اخی ہے عقل و علم و شرم و اخلاق و ادب | بخشش و عجز و مروت آدمیت کی روش
ہے بُرا دہ مولوی جو خود عمل کرتا نہیں | گو کہ لوگون کو بتاتا ہے ہدیت کی روش
ہے اگر بندہ تو اے سرکشی سے باز آ | کیونکہ ہے بہتر تیرے حق میں اطاعت کی روش
آدمیت چاہیے تو علم سیکھ اے ہوشمند | ورنہ حیوان سیکھ لیگی جہالت کی روش
ایک دہو کر دلا پیش الہی سر جھکا | حق تعالی کو نہیں بھاتی ہے شرکت کی روش
شیخ جی نے فاسقی میں چھوڑ دی شیخی کی راہ | متقی مذات نے پکڑی ہے شرافت کی روش
جبکہ نور البصر قاردنکا ہے اے بخیل | کیون نہ پھر تجھکو پسند آوے نجالت کی روش
زاہد ممسک سے وہ فاسق ہے در جے میں تیز | پلے ہمت کو ہوئی جسکے سخاوت کی روش
بندہ مسلم کو چاہ حرص سے دیکر نجات | یا الہی کر عطا راہ قناعت کی روش

ردیف صاد

آخرت کے رنج سے ہوگا وہی انسان خلاص | ہووے جسکے بدن سے جان با ایمان خلاص
گلشن بخشش کی گل چینی اسیکو ہو نصیب | جسکا تھا نفس و شیطانسے ہوا دامان خلاص
منزل مقصود پر جلدی پہونچنا ہے اگر | دوش پر بار عصیان سے کر اے نادان خلاص
چھوڑ استغفار مت اے مبتلائے معصیت | کیونکہ پاویگا اسی سے قیدی عصیان خلاص
دولت دنیا نہ چاہ اے دل کہ در وقت حساب | پائیگا جلدی فقیر بے سر و سامان خلاص

کر لیا جسنے مگر گنج قناعت اختیار — اُسکے الجھانے کو سو سو دام پھیلاتی ہے حرص
دیدۂ تقوی سے نابینا بنا کر اے حریص — معصیت کی راہ مین آخر کو لیجاتی ہے حرص
کیون نہین کرتا توکل اختیار اے بوالہوس — کیا تجھے تقدیر سے کچھ بڑھکے دلواتی ہے حرص
لیکن اے بھائی تو کار خیر مین ہو حریص — کیونکہ اُسکو درجۂ اعلے مین پہونچاتی ہے حرص
گھر کا نان و خشکہ اے مسلم نہین آتا پسند — جب تلک دل سے نہین بالکل نکل جاتی ہے حرص

ردیف ضاد

جائیگا فردوس مین بندہ اطاعت کی عوض — ہاویہ کی مار کھائیگا شرارت کی عوض
بندگیان مالی و بدنی و قلبی العزیز — ہین خدا کے بخشش و جود و عنایت کے عوض
شکر انعام الٰہی چاہیے کرنا ادا — ورنہ مارا جائیگا کفران نعمت کی عوض
باغ مین دنیا کے ہوگا کون ایسا بے نصیب — جو گل سنت کو لیوے خار بدعت کی عوض
تشنگی مین حشر کے دن ساقی کوثر کا جام — اہل سنت پائینگے پیرائی سنت کی عوض
کھو کر دل کو اڑاؤ کا فرو عیش و طرب — تمکو عشرت ہے یہان عقبیٰ کی راحت کے عوض
دولت صبر و توکل گر خدا بخشے مجھے — گنج قارون کو نہ لون اس قناعت کے عوض
رتبۂ عالی خدا ے پاک سے ہوگا نصیب — صاحبان نقرہ و زر کو سخاوت کے عوض
عیش جنت کا عطا فرمائیگا پروردگار — مومن و مسکین کو افلاس و مصیبت کے عوض
جان نثاران رضا حق یہان ہوکر شہید — چاہتے ہین پھر شہادت سیر جنت کے عوض

ای اخی عشق جمالِ مہ رخان سے کر حذر — ہی تجھے گر جلوۂ دیدارِ رحمان سے غرض
ہی توقع یہ کہ پائیگا ہدایت وہ ضرور — ہوئیگی جسکو مرے مضمونِ دیوان سے غرض
بندۂ مسلم کو کہنے سے ہندو کو ای عزیز — کیلیے کہ ہر اسے تنبیہِ نادان سے غرض

ردیف طا

جس دینے شعور کی ہو گی زبان غلط — سمجھیں گے اُسکے سچ کو بھی خرد و کلان غلط
کیونکہ اُنکا فروں سے ہون بدتر منافقین — ظاہر صحیح رکھتے ہین لیکن نہان غلط
ملکِ بقا مین نامور ایدل کر آپ کو — اس ہستیِ فنا کا ہی نام و نشان غلط
کرتا ہی جبکہ یادِ الٰہی مین کاہلی — دعوے جوانی کا ہی ترا ای جوان غلط
جو مذہب و طریق ہو سنت کے برخلاف — اس مسلکِ روش کو سمجھ ای میان غلط
سمجھے گا جاکے گور مین منکر نکیر سے — پرسش کو گور کے جو سمجھتا ہی یان غلط
جب بادشاہ دین کا آویگا داہیو — تب سنتِ رسول کو کہنا وہان غلط
جاتا ہی جو خوشی مین خدا جانکو بھول — پائیگا نہ رنج کی آہ و فغان غلط
ہرگز نہ کیجیے غیر کے حق مین گمان بد — شاید ہوا ہو عزیز پر اپنا گمان غلط
انکار مجھکو کیون نہ بتون سے ہو شرک کو — میری نظر مین ہین یہ تمھارے بتان غلط
کیون رنج ہی عزیز دہمارے کلام سے — تبلاؤ تو کہ ہمنے کہا ہی کہان غلط
چلتا ہی جو شریف کمینون کی راہ پر — ہی اس طرح کا سید و شیخ و پٹھان غلط

ردیف ظاء

رکھتا ہی بیان جو سب برای خدا الحافظ	اُسکا خدا اگر یگا بروز جزا الحافظ
جس آدمی کو حق نے کیا ہی عطا لحاظ	رکھتا ہی وہ سعید بڑے دنکا بڑا لحاظ
اہل تمیز کہتے ہین اُس آدمی کو خر	جسمین نہو مروت و شرم و حیا لحاظ
درپیش ہو رضاے خداے برین جہان	ہرگز وہان نہین ہی کسی کا روا لحاظ
ہی منکرِ رسول جو سنت کے سامنے	بدعت کی رسم و راہ کا کرنے لگا لحاظ
پرہیز معصیت سے اُسی کو نصیب ہو	تقوی کا جسکے دل مین ہوا ہی سدا لحاظ
لعنت ہی کردگار کی اُس اہل علم پر	اظہار حق مین خلق سے جسنے کیا لحاظ
ہون والدین اگر ترے گمراہ ای پسر	کرنا ہدایت اُنکو بہ تعظیم و با لحاظ
لے یارو میرے عیب کو مجھپر عیان کرو	واللہ تم نہ کیجیو اسمین ذرا لحاظ
تسلیم حق مین غیر کا مت کر لحاظ یار	ہو ویگا ورنہ کفر کا باعث ترا لحاظ
اُسکا بھی نیک راہ بتاوے اگر تجھے	مان اُسکو شکر کا کر اسپے ذرا لحاظ
کرنا اگر ہی منزل ملکِ عدم کو طے	سامان زاد راہ کا رکھنا و لا لحاظ
تو بھی لحاظ سب کا کر ای مسلم اب ضرور	رکھتا ہی تیرے ساتھ امیر و گدا لحاظ

دیگر

کہیگا جو مصیبت مین کہ ہی میرا خدا حافظ	وہی من بندہ ناچار کا ہوگا خدا حافظ

ردیف عین

دوزخی ہی گرچہ کیسا ہی موحد ہی یہان	جب تلک ہوگا نہین دین پیمبر کا مطیع
مولوی بے عمل کی پیروی بہتر نہین	بلکہ خر ہی جو ہوا اُس عالم خر کا مطیع
کس طرح تو پاک ہو حرص و ہوا سے اے مرید	جبکہ تیرا پیر ہی ہو نقرۂ و زر کا مطیع
آئیگی کیونکر اطاعت غیر کی اُسکو پسند	ہوگیا جو شخص دل سے حکم داور کا مطیع
قسمتی شکر دون پر اپنے کر قناعت اے فقیر	مثل سگ تو کیون بنا پھرتا ہی در کا مطیع
پیش آیا دل کباب و نان سے یارو نکیسا	آجکل کا آشنا ہی لقمۂ تر کا مطیع
بیگمان ہو وہ سیہ دل بخت سے بھی بنی	جو نہین فاروق رض اور صدیق اکبر کا مطیع
چھوڑ کر نفسانیت کی سرکشی اے دیندار	ہو خدا کیواسطے خویش و برادر کا مطیع
کسطرح سیدھا ہو وہ مغرور وعظ و پند سے	جو عدو دین ہے شمشیر و خنجر کا مطیع
حور و غلمان سے اگر خدمت کرانا ہی دلا	ہو بدل حکم شفیع روز محشر کا مطیع
اگرچہ اکثر لوگ ہین غیروں کے جھکتے غلام	بندۂ مسلم ہو یا رب تیرے ہی در کا مطیع

دیگر

فرض ہی ہمپر محمد مصطفا کی اتباع	سید کونین ختم الانبیا کی اتباع
جسنے کی دل سے اور خیر الورا کی اتباع	بیشک اُسنے کی جناب کبریا کی اتباع
ہی ہمارے واسطے شمع صلوٰۃ و نور گور	حضرت شمس الضحیٰ بدر الدجا کی اتباع
بدعتی خفاش خو ہی اُس سے کیونکر ہوسکے	آفتاب سنت نور الہدا کی اتباع

شفاعت مصطفیٰ لوگوں کی اذن حق پہ جبکہ ہی موقوف
تو بس ٹھہرا وہی سبکا جناب کبریا شافع

مصیبت میں نہ کر امداد کی امید غیروں سے
بجز اللہ کے ہی کون تیرے درد کا دافع

اسی کو نیک کاری کیطرف دنیا میں ہو خواہش
ہوئی جس مرد کی روز ازل میں روح خوش طالع

غنی پر حرص تو ناچار ہے مسکین سے افزون
مگر ہاں دار دنیا وہ غنی ہی بندۂ قانع

نظر کرنا اُسی کو ہی روا رخسار خوبان پر
جو عاشق مست دیوانہ ہو دل سے جانب صانع

نہ سیکھے نیک کا مومنین کسی خویش و برادر کی
نہیں وہ آشنا اپنا ہوا جو خیر کا مانع

ہوا جس نیک طالع کا رضاے ایزدی مطلوب
نہیں وہ جنت و غلمان و حور عین کا طامع

اگر ہی آپکو ای یار کرنا تابع سنت
تو اوّل ہو حدیث سید ابرار کا تابع

تو کیون الایش عصیان سے ہے دلتنگ اے مسلم
نہیں کیا قاضی محشر کا دریاے کرم واسع

ردیف غین

اے صبا باد خزان نے خشک کر ڈالا دماغ
جلد کر باد بہاری سے تر و تازہ دماغ

عنبر توحید سی ہی جب سے پُر اپنا دماغ
شرک کی بدبو کو یکدم سہ نہیں سکتا دماغ

نور ایمانی لگا جب بندۂ خاکی کے ہاتھ
کیون نہ پہونچے آسمان ناز پر اُسکا دماغ

آتش نخوت کو سر سے سرد کر ای بوالہوس
ورنہ دوزخ میں افعیٰ کی شکل دیگ کھولیگا دماغ

جب ہوا لے سرکشی نمرود کے سر میں گھسی
ایک ہی مچھر نے اُسکا کھا لیا سارا دماغ

جب ہوا فرعون خودی سے گرم سر فرعون کا
کر دیا یکدم میں آب نیل نے ٹھنڈا دماغ

ردیف فا

محشر میں مالدار سے لینگے کڑا حساب
ہرگز تو انگری کا نکرے گدا دریغ

نیکی عوض بدی کے ملیگی اُسے ضرر
تقصیر پر کرے جو باہ و بکا دریغ

افسوس غم خسارتِ دنیی میں چاہیے
نقصانِ دنیوی میں نہیں ہے روا دریغ

لیکر کے گنج و مال جواد و کریم سے
جود و کرم سے نہ تو اسے پر سخا دریغ

ای دیندار راہ میں پروردگار کی
کھو جان و مال اگر دیا بلا دریغ

پیرون کی تربیت نے نہ بخشی ابھی تمیز
مسلم کو اس نصیب پر اپنے رہا دریغ

دیگر

ای دل کبھی نہ بولیو بہر خدا دروغ
دیگی وگرنہ جاہ کو تیرے گرا دروغ

اول تو اہلِ کذب کی ہوگی زبان پلید
بعد اُسکے شمع دلکو بھی دیگی بجھا دروغ

جھوٹون میں اس لعین کو سمجھ سب سے بدترین
کہتا ہی بے ادب جو بنام خدا دروغ

کرنا شریک پیرو نبی کو خدا کے ساتھ
اُسکے برابر اور نہیں ہی بڑا دروغ

کیونکر ہوا ہے منافق بدخو تری نجات
کرتا ہی جھوٹ سچ کو تو سچ کو سدا دروغ

ای مخلصو نہ تم بھی منافق پلید سے
لو سیکھ عہد شکنی خیانت ریا دروغ

سچے کو راہ کذب سے کیونکر نہو گریز
ہی خاصکر طریقۂ اہلِ دغا دروغ

سچ پر بھی ایسے شخص کے کیونکر ہو اعتماد
ہی جسکے ہر کلام کے اندر بھرا دروغ

جسنے رفیق سچ کو نہ اپنا بنا لیا
ہوئیگی اس غوی سے بمشکل جدا دروغ

جبکہ اپنا نفس کرواتا ہی ہمسے فعل بد
ہی عبث الزام بہکانیکا شیطان کیطرف

سب سے بدتر ہی جو اگر گلشن اسلام مین
چل کھڑا ہوتا ہی خارستان طغیان کیطرف

سرکش و گمرہ سارے ہونگے سیدھے اسگھڑی
ہوگا جب کالا نشان ظاہر خراسان کیطرف

ہی اگر منظور ای مسلم تجھے اپنی نجات
سر جھکا رکھ بارگاہ لطف رحمان کیطرف

دیگر

خلق مین رکھتے ہین جیسے احمد مختار شرف
ویسی ہی رکھتی ہی انکی گوہر گفتار شرف

امت نبوی مین رکھتے ہین ہمین احمدی
بوبکرؓ فاروقؓ عثمان حیدرؓ کرار شرف

آدمی زادو نہین جو نکلا بڑا اپرہیزگار
ہی اسی کو رو بروے حضرت جبار شرف

دور کر دل سے ریا و کبر کو ای نیک کار
ورنہ لیجائینگے تجھسے عاصیان نار شرف

ہی ہزارون بدعتی حاجی نمازی پر ہمین
ایک سنی کو ہمین سید ابرار شرف

ہمتو گھر مین رہگئے بیٹھے ہوئے افسوس آہ
لیگئے بھائی ہمارے قاتل کفار شرف

انہدام باطل و اجراے حق مین گر زبان
لیگئی ہی وعظ پر بھی ہیبت تلوار شرف

تا توقیکہ بخوبی غسل صحت ہو حصول
ہی عوض درد و مصیبت کیے بیمار شرف

مرد صالح کو بزرگی ہی خدا کی یاد سے
بندۂ عاصی کو حاصل ہی باستغفار شرف

مال سی بھی ہی سخی کو شرف لیکن العزیز
مرد ممسک کو نہین با درہم و دینار شرف

جب تلک باطن نہوگا صاف ای مرد فقیر
کسطرح بخشینگے تجھکو جبہ و دستار شرف

نہ پہونچے گا منزل پر اپنے کبھی — نہین دین مین جسکے رفتار صاف
ریا عہد شکنی خیانت دروغ — نفاقِ دلی کے ہیں آثار صاف
اے مسلم پئے قتل باغیٔ دین — شب و روز رکھ اپنی تلوار صاف

ردیف قاف

ای یار اُسی خدا کو سمجھ تو بڑا رفیق — ہوتا ہی بیکسی مین جو اکثر ترا رفیق
منزل مین گور حشر کے خطرہ نہین اُسے — جسکا ہو وقت کوچ کے تقوی اہل رفیق
رہ کے رفیق بنکے جو نیکی کی راہ سے — رہ دور اُس سے کیونکہ وہ نکلا بُرا رفیق
نفع و ضرر مین اُسکو نہ آئیگی امتیاز — عقل و خرد کو جسنے نہ ٹھہرالیا رفیق
جانا اگر ہی منزل مقصد پہ ای میان — اس نفس راہزن کو نہ ہرگز بنا رفیق
چلتا ہون جب سے سُنت نبوی کی راہ پر — جھنجھلا کے مجھسے ہو گئے اکثر جدا رفیق
ہی بخت در اگر تو بفضل خدا دلا — بہائی کی بیکسی مین ہو بہتر خلار رفیق
ایسے رفیق خر کی رفاقت نہین پسند — جو پیچھے دشمنی کرے آگے بنا رفیق
اے پیر تو بھی چل کہ جوانی چلی گئی — کیا لطف اُسکے جینے مین جسکا مرا رفیق
کر ترک اے فقیر رفاقت امیر کی — زیبا ہی یہ کہ ہووے گدا کا گدا رفیق
کنعان کیون نہ ساتھ بدونکے غریق ہو — اُن نے شعور خر کے تھے جب اشقیا رفیق
بندونکے قول و فعل کے ہونگے وہان گواہ — گو مین یہان زبان و لب بادست و پا رفیق

مسرکتواب بھی نہو سیدھے تو اپنا لکھا اوسر — اگر دیا تجبیر نمایان مین نے سو سو بارتق
کردے اپنی آرزو مین رب کی ای مسلم سپرد — کیونکہ ہی ہر سود اور نقصان کا مختار حق

دیگر

دلا حق مین ترے ہی خوب ہونا ذاکر خلاق — اگر تو جلوۂ انوار ربانی کا ہی مشتاق
غم روزی مین اپنی جانکو کھوتا ہی لاحاصل — ہمارے رزق کا ہی جبکہ ضامن حضرت رزاق
دل مومن مین زہر معصیت کیونکر کرے تاثیر — کہ بخشا ہی اسے اللہ نے توحید کا تریاق
کیا جب عرض ایمان نے کہ مین کمزور ہو یا رب — تو اسکے زور دینے کے لیے پیدا ہوے اخلاق
جزا کے روز وہ انسان کیا دیگا جواب افسوس — جو بھولا آ کر دنیا مین قول عالم میثاق
نہین وہ مولوی جبتک قرآن و خبر سمجھے — اگرچہ اور علمون مین بڑا ہو شہرۂ آفاق
پسند آتی ہی وہ نیکی زیادہ رب کو ای عابد — کہ جسمین نفس کو تیرے گزرتا ہی بہت وہ شاق
کلید مخزن انوار قلبی اسکے ہاتھ آئے — ادا کرتا ہی جو شبکو تہجد صبح کو اشراق
چلا راہ عمل مین جو بلا تیغ تواضع کے — تو اسکا مال تقوی لوٹ لیگا رہزن قزاق
ریا و کذب و دشنام و خیانت عہد شکنی سے — غرض مومن کو ہی لازم کہ ہیچ کارہا نفاق
عزیز و خیریت اسوقت ہی گوشہ نشینی مین — کہ ہر سو ہو رہا ہی گرم دور مجلس فساق
اگر سنگے سر جھکاتے وقت جیا ہو کر مناق سب — بلائے جائینگے جس روز سجدہ کو بسوئے ساق
نہین لگتا ہی دل اپنا کہین دنیا مین ای مسلم — ہوئے مسکن گزین خلد جب سے مولوی اسحاق

مقام عکس حب ایزدی آئینہ دل ہی — اگر اغیار کا اسمین تصور باندھنا ہی شرک
کسی شرک خفی کے بھی نجاز ہویک ای مسلم — کہ تیرے زہرۂ ایمان کی حق مین سنکھیا ہی شرک

دیگر

ای میان تجھ مین نہ آئی پارسائی اجتک — عمر اپنی فسق مین تو نے گنوائی اجتک
روز و شب ہوتا رہا فرمان باعلی نہ تبار — حکم حق پر کی نہ تو نے جان فدائی اجتک
کھا ئیو کھلا کے لوگو نہین برای دیندار — کھا رہے ہو کس لیے ڈیوڑھا سوائی اجتک
کسطرح ہوگا روا تیرا توکل ای فقیر — جب نہ در در کی گئی تجھسے گدائی اجتک
منتر کو بتلاؤ تو جو آپ ہی محتاج ہی — کی ہی اسنے غیر کی حاجت روائی اجتک
ہو گیا ہون نیک لوگون سے جدا جس روز سے — کر رہی ہی ہوش گم انکی جدائی اجتک
واسطے اجراے دین مصطفائی کے مجھے — منکرون کے ساتھ رہتی ہی لڑائی اجتک
جب سے جانا راہ سنت کا مجھے آیا پسند — پھر کبھی رفتار بدعت کی نہ بھائی اجتک
باغ دین مدت سے ہی حال خزان مین ای صبا — کچھ خبر تو نو بہاری کی نہ لائی اجتک
پیشوا گلے نہ چمکاتے اگر اسلام کو — دین مین رہتی نہین رونق فزائی اجتک
دیکھ تیرا سو برس سے کو بکو ہی برخرد — پھر رہی ہی دین نبوی کی دہائی اجتک
جسکو خوش آتا نہین احکام قرآن و حدیث — اسمین بو ایمان کی ہرگز نہ آئی اجتک
رونق دین کی تمنا مین ہوئین آنکھین سفید — آرزو مسلم کے دل کی بر نہ آئی اجتک

غبار و کینہ و کبر و ریا رو دل سے رکھنا | آرزع اینہ شفاف کو اپنے صفا اے دل
محبت مین اگر اللہ کی تو مارتا ہے دم | تو کرنا پیروی سنت خیر الورا اے دل
بچاوہ پل صراط و گور و محشر کے عذابونسے | جو کوئی راہ مین اللہ کی مارا گیا اے دل
اگر کچھ خیر و شر کی امتیاز آئی نہین تجکو | تو حیوان اور تجھ مین اب تلک ہے فرق کیا اے دل
رہا تو کیسے کیسے اولیاء اللہ کے شامل | پر انکے فیض کے پرتو سے بے بہرہ رہا اے دل
اب اپنے توشۂ منزل کو رکھ تیار ہر ساعت | کہ پیغام اجل کچھ روز سے آنے لگا اے دل
عوض چاہیگا اپنی نعمتون کا جب خدا تجھسے | تو ہمدم کیا جواب اس بات کا بتلائیگا اے دل
مصائب مین نہ رکھ تائید کی امید غیرونسے | بجز اللہ کے کوئی نہین مشکل کشا اے دل
تو نازان نیکیونپر نیک کردارونکو ہونے دے | تو عاصی ہے کر اپنے جرم پر آہ و بکا اے دل
وہانسے عنبر عصمت کو مہکاتا ہوا آیا | یہان ہے پھیلا عصیان تعفن کا بھرا اے دل
خریدار انکو جب دیکھیگا تو بازار محشر مین | تہی دستی سے مل ملا ہاتھ کو پچھتائیگا اے دل
بہت کی کاہلی تو نے مگر اب بھی تو مسلم کو | خدا کی پیروی مین جست و چالاکی دکھا اے دل

دیگر

دلا جسکا عقیدہ ہے شریعت سے اگر باطل | تو جان اُسکے صلوٰۃ و صوم کو بھی سر بسر باطل
عبث ہی نیت بد سے جزائے نیک کی امید | نہ لاوے ثمرۂ حق جسکا ہو تخم شجر باطل
خدا کی قدرتون مین غور کر ای بندۂ غافل | نہین یہ گردش نجم و فلک شمس و قمر باطل

ردیف میم

عطر اور پھولون سے رکھتے تھے معطر جو دماغ ۔ بستر گل کے سوا جنکو نہین آتی تھی کل

خوان پر جنکے چنے جاتے تھے اقسام طعام ۔ گلبدن جو تن مین رکھتے تھے لباس بے بدل

جسم نازک پر نہ تھا جنکے مگس کا بھی گذر ۔ ہر گھڑی سر پر جھلی جاتی تھی اُنکے مورچھل

جب اجل نے آکے نقارہ بجایا کوچ کا ۔ ساتھ اُنکے کچھ نہ دنیا سے گیا الا عمل

بے بس و تنہا پڑے ناچار جا کر گور مین ۔ چھوڑ کر موتی محل ہیرا محل شیشہ محل

گوشت اُنکا کھا لیا کیڑون مکوڑون نے تمام ۔ ہڈیان جتنی بدن کی تھین گئی مٹی مین گل

ہے اجل سر پر لیے تلوار ننگی ہر گھڑی ۔ ایکدن تجھپر بھی اُسکا ہاتھ بس جاویگا چل

ناگہان اس ہستی فانی سے کر کر انتقال ۔ جائیگا تو بھی وہین پیش جناب لم یزل

جب قیامت مین خدا پوچھیگا اے بندو مرے ۔ باغ دنیا سے مجھے دکھلاؤ کیا لائے ہو پھل

بن نہ آویگا کسی سے بھی جواب اس بات کا ۔ ہر کسی کا ہوش مارے خوف کے جاوے نکل

ہر طرف میدان محشر مین اٹھی شور و فغان ۔ حکم ہوا اے غافلو دنیا تمہارا رونے کا محل

تم وہان رونے کے بدلے کھیلتے ہنستے رہے ۔ خواب غفلت مین رہے یان تک کہ آپہونچی اجل

خواہش نفس و ہوا کی پیروی مین تیز تھے ۔ اور کرتے تھے ہماری بندگی مین آجکل

تیز تر تلوار سے اور بال سے باریک پل ۔ پیٹھ پر دوزخ کے رکھینگے بحکم عز و جل

سبکو اُس سے پار ہونے کا ہوا ارشاد اللہ ۔ نیک بعضے جائینگے مانند بجلی کے نکل

کوئی مثل باد کوئی تیز گھوڑے کی مثال ۔ کوئی مثل مور گزرے کوئی جون گام جمل

تصور بندھ گیا آنکھوں مین بیت اللہ کا ایسا — کہ ہے میری نظر کے سامنے صحن حرم ہر دم
دلا جھک اسکے آگے تو کہ سجدہ جسکو کرتی ہین — زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم ہر دم
کرام کاتبین جس دن خطا کو اسکے دھوتے ہین — بخوف حق ہے جسکے دیدہ پر اشک نم ہر دم
میاں ہستی فانی مین کرتا ہے سو کر جلدی — کھڑا اسر پر ہے قزاق اجل لیکر علم ہر دم
گناہون مین ہلاک ہوتے ضرور ہم لوگ اے مسلم — نہین ہوتا اگر اللہ کا ہم پر کرم ہر دم

دیگر

شکر کر اے دل کہ ہو کر صورت انسان ہم — لائے فرمان خدائے پاک پر ایمان ہم
آج گر دنیا مین ہوتے رب کے نافرمان ہم — روز محشر مین ٹھہرتے بدتر از حیوان ہم
ہونگے مر کر جماعت مین منافق کے کھڑے — جوڑ کر جب توڑ دینگے رشتۂ پیمان ہم
بھیج اے معبود ہمکو غازیون کی فوج مین — تا کرین تیری رضا مین جان کو قربان ہم
دولت دنیا ہمین یارب نہین درکار ہے — چاہتے ہین مال تقوی کا سر و سامان ہم
جب سے بخشی ہے خدا نے حق و باطل کی تمیز — ہو گئے مشہور لوگون مین محض نادان ہم
طالب دیدار اپنا کرلے ہمکو یا کریم — حور اور غلمان کا رکھتے نہین ارمان ہم
پائینگے اللہ سے ذکر و اطاعت کے عوض — روضۂ رضوان مین جا کر حور اور غلمان ہم
ایکدن خاکی بدن یہ خاک مین ملجائیگا — چار دن ہین نام کو درویش یا سلطان ہم
روز محشر مین نہ پوچھینگے ہمارا خاندان — گو کہ ہین نازان یہان کہلا کے شیخ و خان ہم

ہے شاہد مراد سے ملنا اگر میاں
کر ترک خواب راحت و عشرت برائے علم

ہو گھر مین اہل علم اگرچہ ذلیل و خوار
محفل مین فرش جاہ پہ لاکر بٹھائے علم

مانند مچھرونکے گریزان ہو فوج جہل
ہو جس مقام بحث مین ظاہر لوائے علم

عالم اسی سبب سے ہی وارث محمدی
کہ ورثۂ رسول ہی یہ رہنمائے علم

مرد شریف جہل کے باعث ذلیل ہو
ارذل حقیر قوم کو اشرف بنائے علم

مسلم نہ ملک دین کو ہوگا کبھی زوال
جبتک رہیگی شوکت و فرمانروائے علم

ردیف نون

جب سے مین نام خدا دل سی لیا کرتا ہون
سینۂ خشک کو سرسبز کیا کرتا ہون

منکر حق کو مرے پاس نہ لاؤ یارو
ایسے گمراہ کی صورت سے جلا کرتا ہون

آگے مخلوق کے جھکنے کو سمجھتا ہون حرام
جب سے مین سامنے خالق کی جھکا کرتا ہون

دفع گمراہی کی جب بن نہین آتی تدبیر
کیا کرون دست تاسف کو ملا کرتا ہون

فوج اسلام سی مین گو کہ ہون باہر لیکن
نصرت دین پیمبر کی دعا کرتا ہون

نیزۂ طعن شب و روز ستمگارون کا
روز میدان ہدایت کے سہا کرتا ہون

کیون مجھے کہتے ہو اے اہل ہوا لامذہب
مین تو سنت کے طریقے پہ چلا کرتا ہون

راہ تقلید میں ہو کر کے تعصب سے الگ
آپکو مذہب حنفی میں گنا کرتا ہون

حالت تشنگی رنج و بلا کے اندر
شربت صبر و توکل کو پیا کرتا ہون

نعمت بڑی ہی [illegible] گو یہ دنیا سے بہتر واں نہین
بھیجنا [illegible] راہ حق مین [illegible] سے کم نہین
[illegible] جو مین دولت [illegible] ہووی
اب [illegible] بھی [illegible] عجب سے کم نہین
دل مین [illegible] نفس مین ادراک [illegible] نہین
[illegible] فضیلت [illegible] عبادت رسول
سنت کی پیروی مین [illegible] نصیب
نیکی سے [illegible] کم نہین
عالم سے [illegible] جہالت سے کم نہین
دنیا ہی [illegible] نفس کو [illegible] نہین
اے یار یون [illegible] بھی عداوت سے کم نہین
دشمن کی [illegible] کو مارنا
[illegible] حرارت سے کم نہین
بخاری [illegible]

اہل سنت کا تمسک ہی حدیث نبوی — بدعتی حجت گفتار مغان رکھتے ہین
لانے ہین حجت حق یہ جو دلیل باطل — اپنے ایمان و دیانت مین زیان رکھتے ہین
کیا دکھاتے ہو مجھے دشمنو تلوار و تبر — مرنے والے بھی کہین خطر و جان رکھتے ہین
گرچہ یان پیرو سنت ہین ذلیل و رسوا — سو شہید انکا وہان عزت و شان رکھتے ہین
ہی روا صلح غویون سے عزیزو ہمکو — کیونکہ ہم انکی ہدایت کا گمان رکھتے ہین
کسطرح جائینگے وہ ساقی کوثر کے حضور — جام سنت سے جو انکار بیان رکھتے ہین
پیروی کیون نہو سنت کی بندائے مسلم — ہم بخاری کی خبر ورد زبان رکھتے ہین

دیگر

ہی ذاکرو نکا رنج بھی راحت سے کم نہین — اور عیش غافلونکا مصیبت سے کم نہین
بندے کو جس وقار مین حاصل غرور ہو — وہ عزت اسکے واسطے ذلت سے کم نہین
ذلت مین ہو رضائے الہی اگر نصیب — ذلت نہین ہی بلکہ وہ عزت سے کم نہین
اہل کرم کے ساتھ نہ شیخی کر اے شجاع — مردی بھی اہل شجاعت سے کم نہین
مست دیکھ چشم کبر سے عاصی کو زاہدا — اسکی بھی گریہ تیری ریاضت سے کم نہین
بوئینگا یان جو بیج سو کاٹیگا بھی وہان — دنیا کی زندگی بھی زراعت سے کم نہین
گمراہ پیرجی کا ہدایت نہین ہی کام — بلکہ ہدایت انکی ضلالت سے کم نہین
ہی مومنو نکے حق مین تو زندان یہ جہان — اور کافرونکے واسطے جنت سے کم نہین

انکار بدعتی کا عبادت سے کم نہین
کرنا تو کام آپ [illegible]
بنا ہو دین کا نام حماقت سے کم نہین
اجماع [illegible] جمہور [illegible]
حق [illegible] نزدیک [illegible] شجاعت سے کم نہین
نزدیک طالبان رضا [illegible]
محبوب [illegible] وعدہ [illegible] کم نہین
[illegible] تجارت کا کاروبار
[illegible] کا شغل [illegible] کم نہین
[illegible] خلوت سے کم نہین
قطعہ ۵۶۹ [illegible]
[illegible] ابرار کی قیمت [illegible] کم نہین
مسلم کی اس غزل [illegible] کم نہین
[illegible]

دیگر

واے اب دین منور کا پتا لگتا نہین
حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہین

ملت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہین
سنت ساقی کوثر کا پتا لگتا نہین

سرکشان دین حق سے بھر گئی روے زمین
پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہین

شرک و بدعت فسق آتا ہے نظر جا و نظرت
حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہین

ہر جگہ رشوت جوا چوری ٹھگی ہے آشکار
مال طاہر کسب اطہر کا پتا لگتا نہین

دیکھتا ہون جسکو ہے بیدرد ظالم سنگدل
نرم دل دلجو و دلبر کا پتا لگتا نہین

کوبکو مکار پیر وشنکے ہوئی ہین گرمیان
بے ریا بے طمع وہ ہبر کا پتا لگتا نہین

بادۂ لذات دنیا مین پڑا ہے ہر کوئی
طالبان آب کوثر کا پتا لگتا نہین

اغنیا اسوقت کے کنجوس مکھی چوس ہین
صاحب جود و مخیر کا پتا لگتا نہین

محفل رقص و غنا مین مرد و زن کا ہے ہجوم
مجلس قرآن مین اکثر پتا لگتا نہین

ہو اکھاڑہ نہین نداسے دم مارد یا علی
نعرۂ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہین

گنج مین دشمن غلامی کے لیے موجود ہے
رنج مین خویش و برادر کا پتا لگتا نہین

مولوی اب طالب دنیا سے جیفہ ہو گئے
وارث علم پیمبر کا پتا لگتا نہین

حق کو ناحق کر دیا جب ہاتھ آیا پیولس
دلمین انکے خوف محشر کا پتا لگتا نہین

سچ ہے گر لا تکتموا الحق پڑھ کر و عمل
لقمہ تر لقرۂ و زر کا پتا لگتا نہین

وہی طالب نقرہ وزر ہو نہ ہا وہی عاشق چشم و دہن بہان | وہی مائل باغ و چمن ہو نہ ہا جسے مقصود حقیقی تجلا نہیں
انگ شاہ سکندر بدبخت نصو لیلہا رہی مرغ بیت ظفر | کبھی کر کا کیلو پہ نہ سفر گیا دولت ملک و ساہ نہیں
اگر اہل جہان چاہے حسب یا صفا تر رہا ہو عالی نسب ذی علم و ہنر | ہو حکم الٰہی سے منکر اگر کوئی ہر سا ذلیل و تباہ نہیں
کرو فخر نہ از رخ رشک چمن نہیں عیب جو ہو سیہ فام بدن | اچھی ہے سیرت نیک و چلن خدا دیکھے ہے سیرت سیاہ نہیں
بیاجاتا نہ زور ہے آکل نکر اپنی متاع عمل ہے خلل | خدا چاہے ہے بندہ قلبِ نیک اثر قمیص و کلاہ نہیں
سنو و سمجھو بافعل و قول کسیکا اگر جیسی لے اسے ہی مرمت جگر | جہان سنت نبوی ہر در نظر جہان آیت سُنتا نہیں
ای طالب رب خدا انعم بہا چشم نم شکر دیدہ نم | نہیں اسکو نصیب وصال صنم جسے چیر میں گریہ وآہ نہیں
جسے نقرہ و زر رہا ہاتھ لگا ہوئی قدر جہاں میں وقار بڑا | وہاں حشر میں اہل یقین کہ سے وہی شخص کی عزت و جاہ نہیں
خلیل شرکہ درد کو جہانہ تو کینہ و بغض و حسد چھپا | سبلا حضرت عالم غیب سے کبھی کیا یہ تیرا نہا آگاہ نہیں
سارے عضو کو گنہ سے بچا انہیں طاعت و حمد میں لگا | لگے ساتھ جو ہیں وہ رقیب کیا تر کہ قول عمل کی گواہ نہیں
ای حضرت خالق ارض و سما ہے مسلم عاصی کی تجھسے دعا | اگر تو بخشے ہے کسکا قصور و خطا سب سے کرم کرنیکا ہے نہیں

ردیف واو

شقی ازلی کو دنیا میں بھلائی ہو تو کیونکر ہو | جو ہو ازلی سعید اس سے برائی ہو تو کیونکر ہو
خداوند اجز تیری نگاہ فضل و بخشش کے | اسیر دام عصیاں کی رہائی ہو تو کیونکر ہو
غلامانِ ہوس اور خادمانِ حرص سے کسو | توکل کس طرح ہو پارسائی ہو تو کیونکر ہو
جنھیں یاکو طاقت ہو نہ بر میں تو شہ نہ سر ہے | دور مقصود ہو پر اسکو رسائی ہو تو کیونکر ہو

گزاری زندگی لہو و لعب مین تو نے ای غافل	نہ آئی ایک ساعت بھی حیا ای بیحیا تجکو
خدا کو چھوڑ کر پھرتا ہی تو جو در بدر مارا	سڑی ہی یا کہ دیوانہ بنا کیا ہو گیا تجکو
یہان تو دوڑتا پھرتا ہی بے علمی کے کام ہر سو	قیامت مین ملیگی اس شرارت کی سزا تجکو
خدا کی بندگی مین آج کر پیارا کی تو بھی	کہ اکدن نا گمان دنیا سی ہونا ہی جدا تجکو
اگر جرم و خطا کا ہی کی بیماری سے عاری ہی	پیا کر شربت توبہ خدا دیگا شفا تجکو
تمنا ہی کہ ناقص ابھی ہو جاوی نہین کامل	تو کر لے نفس کو کشتہ یہی ہی کیمیا تجکو
جہانتک ہو سکے مضبوط کر توحید و سنت کو	مسلمانکی نہج اصلی دیا مین نے بتا تجکو
چلیگا تو اگر شادی غمی مین راہ سنت کی	خدا سے بخشوا دینگے محمد مصطفی تجکو
نجات ہی جو سنت کا ہونا معتقد ہر گز	گرا دیگا ایکدن دام ضلالت مین پھنسا تجکو
اسی کو جان قول سے پیر مرشد و استاد اپنا	ہے جب طریق مصطفی راہ بتا تجکو
ورنہ نا آشنا یان خدا کی آشنائی سے	خدا کی آشنائی سے کیا نا آشنا تجکو
پڑھی الغرض کتابین اور سنی وعظین بہت لیکن	ابھی تک کچھ اثر اسکا نہین دلمین ہوا تجکو
نہ بھول اس بزرگی و طاعت پہ تو ہرگز	بجز فضل الٰہی کے نہین ہی آسرا تجکو

دیگر

یا الٰہی ہو عطا دلکی صفائی ہمکو	تا نظر آدے تری جلوہ نمائی ہمکو
بار عصیان سے قدم اٹھ نہین سکتا آگے	در پر اُسکے مشکل ہے رسائی ہمکو

ہی علت غم خواہش دولت مین زیادہ
اور دولت آرام قناعت مین زیادہ

جس بندۂ ذاکر کو حضوری ہی میسر
ہی لطف اُسے قرب سے فرقت مین زیادہ

ہین گوشہ نشینی مین بہت فائدے لیکن
ہین اُس سے بھی نیکونکی رفاقت مین زیادہ

مشکل سے ادا فرض ہوا ایام مرض مین
پڑھ نفل دلا حالت صحت مین زیادہ

ذاتون سے بڑا ہی نہین اللہ کے نزدیک
تقوی ہی سے ہوتا ہی شرافت مین زیادہ

ہر مشرک و کافر ہی سگ و خوک سے بدتر
گو ذات مین بہتر ہو ریاست مین زیادہ

ہین ظاہری جو اہل یقین دل سے منافق
پائینگے سزا اُس سے قیامت مین زیادہ

تو عالم گمرہ کو نہ کہہ مرشد ہادی
ہو جہل سے جاہل اُسکی جہالت مین زیادہ

جس عزت و رتبہ مین ہو اللہ فراموش
اُس جاہ سے توقیر ہی ذلت مین زیادہ

پیران پرِ از مکر کی غلبت مین نہین عیب
ہی اجر نہین اُنکی ندامت مین زیادہ

آگاہ تو مطلق نہین کچھ باطل و حق سے
ہین تیز مگر بیعت خلقت مین زیادہ

ہین آپ تو مکار نشہ خوار زناکار
دعوی ہی بزرگی کی علامت مین زیادہ

پڑھ پڑھ کو کوئی ناظر کوئی مختار ہوا تیز
ہی لالک ہوا کوئی وکالت مین زیادہ

کیونکر نہ فراموش کرین گور و غم حشر
آتا ہو زر و سیم جو رشوت مین زیادہ

گم ہوگئے عنقا کی طرح اہل سخاوت
مشہد تو نگر ہین بخالت مین زیادہ

بندے بیان جو کرتے ہین نیکی بدی کے کام
پائینگے اسکو گور و قیامت مین جا کے ساتھ

کیا نذار کیسے ہوا ہل ریا پلید
ایمان دلمین رہ نہین سکتا ریا کے ساتھ

ازلی شقی جو ہی سو ہوگا سعید اب
گو اسکی زندگی ہو بسر اتقیا کے ساتھ

اے یار اپنے توشۂ عقبیٰ کی لو خبر
منزل خوشی سے کٹتی ہی برگ و نوا کے ساتھ

مسلم کا آسے جو خورد بیان سے ہو جب تمام
یارب اُسے اٹھائیو اپنی رضا کے ساتھ

دیگر

بکثرت پڑھو لا استغفر اللہ
کہ ہے مغز دعا استغفر اللہ

رسولِ پاک خود معصوم سو بار
پڑھا کرتے سدا استغفر اللہ

نماز صبح کو پڑھ کر کے سو بار
پڑھا کر جی لگا استغفر اللہ

تہجد پڑھکے ہر شب کو پڑھا کر
بصد آہ و بکا استغفر اللہ

گنہ عاصی کے مٹتے ہین ہمیشہ
جبھی اُسنے کہا استغفر اللہ

مس عصیانکے حق مین ای گنہگار
بھولے کیمیا استغفر اللہ

برائے عاصیان بہر ہراسان
وسیلہ ہی بڑا استغفر اللہ

ضرور ابلیس بھی بخشا ہی جاتا
جو کہتا بجیا استغفر اللہ

ہوا تھا غرق فرعون ہی سبب سے
اگر بھول اُسکو گیا استغفر اللہ

خدا ہوتا ہے اس عاصی سے بیزار
نہیں جس نے پڑھا استغفر اللہ

شقی ہی وہ جو استغفار چھوڑے
پڑھے صالح سدا استغفر اللہ

مجھے اس نفس نے بہکا کے یارب
بنایا بیحیا استغفر اللہ

گنہ سے دفتر اعمال اپنا
سراسر بھر گیا استغفر اللہ

پکاردن ہون بصد آہ و فغان سے
ترے در پر پڑا استغفر اللہ

تمنّا ہے کہ مسلم اس جہان سے
چلے کہتا ہوا استغفر اللہ

ردیف یاے تحتانی

ای قلم حمدِ خدا مین سر جھکانا چاہیے
بعدہٗ نعتِ نبی مین لب ملانا چاہیے

بات تھوڑی سی بیان ہوتی ہی سبکے کام کی
گوشِ دل ہر شخص کو اسپر لگانا چاہیے

خوب رو ای دل جہنم کا تجھے گر خوف ہے
آتشِ دوزخ کو آنسو سے بجھانا چاہیے

کیسی ہی چھوٹی ہونگی تو اُسی بلکی نجان
رب کو بخشش کے لیے کوئی بہانا چاہیے

روشنی کی ہی اگر خواہش اندھیری گور مین
رات کو شمعِ تہجد کو جلانا چاہیے

مارِ گردم سی دبانی کی ہی اگر دلمین ہوس
کلمۂ طیب کا افسون لیکے جانا چاہیے

چاہتا ہی کیون خلاصی اور بندو نسی مرد
دودھ مین پانی نہین ہرگز ملانا چاہیے

جبکہ فوج حرص ہر جانب سے آکر گھیر لے
اسکو شمشیر قناعت سے ہٹانا چاہیے

دلکو اپنے جبکہ ڈی سختی مین گھبرانے لگی
قصۂ ایوب و یونس کو سُنانا چاہیے

ہے تجھے منظور اپنی مشکل آسانی دلا
غیر کی مشکل مین جاکر کام آنا چاہیے

بس کر اے مسلم تو بگڑے حال کو اپنے بنا
پند عامل ہوکے غیرون کو سُنانا چاہیے

دیگر

نقش حب ایزدی دل پر جمانا چاہیے
ماسوا اس نقش کے سبکو مٹانا چاہیے

عرش دل جائے نزول حضرت سبحان ہے
غیر کو ہرگز نہین اسپر بٹھانا چاہیے

خانۂ دلمین جگہ جسنے دیا ہے غیر کو
اس لعین کو کم نہین شرک سے جانا چاہیے

جلوۂ محبوب کا طالب اگر ہے اے عزیز
پردۂ غفلت تجھے دل سے اُٹھانا چاہیے

آرہی ہے نحن اقرب کی صدا محبوب سے
بخت خوابیدہ کو اے طالب جگانا چاہیے

پاس ہی محبوب ہو پھر ہمکو ہو دوری نصیب
وائے ایسی زندگی سے مر ہی جانا چاہیے

آرزو ہے وصل جانان کی گر تجھے اے جان من
وادی فرقت مین جانبازی دکھانا چاہیے

بحر ذکر اللہ دریائے فنا فی اللہ مین
پھر در آرزو غوطہ لگانا چاہیے

جھیل کر حرف دوئی کو کارو توحید سے
عشق کے دفتر مین نام اپنا چڑھانا چاہیے

طالب دیدار حق کو مثل فرہاد اے عزیز
کوہ غم مین جان شیرین کو کھپانا چاہیے

اگرچہ ہمکو غیر ممکن ہے وصال ذوالجلال
بارگاہِ قرب حق تک بھی تو جانا چاہیے

اسطرح وہ مست ہین منکر بخاری کی حدیث | راگ سے انکو بخار حال آنا چاہیے
خنجر و نیزہ سپر خیر البشر کا تھا سنگار | صندل و مسی حنا انکو لگانا چاہیے
شادی زہرا مین ہو حمد خدا نعت رسول | شادیون مین کسبیان انکو نچانا چاہیے
ام کلثوم و رقیہ کا تو ہو ثانی نکاح | بیٹیان بیوہ انھین گھر مین بٹھانا چاہیے
پاس کی مسجد تو انکے واسطے سو کوس ہو | محفل مولود مین کوسون سے جانا چاہیے
ہین حقیقت مین یہ سارے دشمن خیر البشر | جوتیان ایسے پلیدونکو لگانا چاہیے
منزل مقصود پر مسلم پہونچتا ہے اگر | آپکو پیچھے پیمبر کے لگانا چاہیے

دیگر

جسکو قہر ایزدی سے رستگاری چاہیے | اسکے دل سے آہ اشک آنکھو سے جاری چاہیے
جسکی بندے پر ہزارون بخشش و انعام ہین | ہر گھڑی اس کبریا کی یادگاری چاہیے
طالبان قرب محبوب حقیقی کو ضرور | اشکباری دلفگاری جانثاری چاہیے
جو ہوا طالب بہار گلشن فردوس کا | کیا اسے سیر گل باغ و بہاری چاہیے
شاغلان لذت دنیا سے جیفہ کو مدام | مجلس قصور شراب و سو خواری چاہیے
عاصیان شوق کو امید بخشش کی نہین | اہل عصیان کو شفیع شرمساری چاہیے
جبکہ یہ دنیا ہے مومن کے لیے زندان سرا | کیون پھر یہان زحمت و تکلیف خواری چاہیے
ہے اگر دنیا مین تھوڑا [illegible] نہین | جنت الفردوس مین محل و اٹاری چاہیے

جس وقت جل شانہ خود منصفی کرے | ہیبت سے ہر نبی و ولی خشک دم رہے
کوئی کسی حق میں نہوگا وہان شفیع | جسپر مگر خداے برین کا کرم رہے
میدان روز حشر مین دنیا کا ہر عزیز | آنکھین چرا کے آہوے وحشی سا رم رہے
چوری دغا فریب دریا سبکا جائیگا کُھل | جسپر خدا کا رحم ہو اُسکا بھرم رہے
دُنیا کا دھوم دھام یہ دنیا ہی تک ہے بس | لیکن وہان نہ گنج نہ ملک و حشم رہے
پوچھینگے اہل خلد کہ اے ساکنان نار | تم کیون میان نار پر رنج و الم رہے
دینگے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز | اور اس عذاب نار کو جھٹلاتے ہم رہے
حق نے دیا تھا مال نہ دیتے تھے ہم زکوٰۃ | مال حرام و سود سے بھرتے شکم رہے
جور و ستم حرام و شراب و کباب مین | مکر و دغا فریب مین سارے جنم رہے
سب لوگ ذوالجلال کی کرتے تھے بندگی | ہم انکو چھوڑ پوجتے دیر و صنم رہے
ہم عالمون کے نیک طریقہ کو چھوڑ کر | گمراہ پیرزی کے سدا ہمقدم رہے
اُس روز چاہتے ہو جو آمان دوستو | خوف خدا سے شام و سحر چشم نم رہے
ذکر خداے پاک مین جاری رہے زبان | لہو و لعب کے حق و ق و بق بق مین کم رہے
دل گرد شرک و ظلمت بدعت سے صاف ہو | توحید حق و سنت نبوی علم رہے
اخلاص دل سے کیجیے مولی کی بندگی | گردن سدا رضاے الٰہی مین خم رہے
مسلم کو دیکھیو حشر مین یارب مین امان | جس جا کہ والواے شفیع الامم رہے

بائیگا مشکین چرہی اپنی بہنگام حساب
کیسے اس بدبخت کی ہوئی جہنم سی نجات
بس کرای مسلم نہین مانینگے وے تیرا کلام

دس نفر پر بھی یہان جو آدمی سردار ہے
سنت و توحید سے جسکو یہان انکار ہے
جن شریرونکے مقدر مین خدا کی مار ہے

دیگر

حضرت حق مین بہی پیارا نبی انسان ہے
نور جس انسان کے دلمین نہین ایمان کا
کیون نہین حکم الٰہی سے کہے وہ سرکشی
جو کوئی اللہ کی دلسے کریگا بندگی
جب اونے مرتبہ کا جنتی جو ہوئیگا
نہریان بہاتی ہین جنت مین شراب و شیر کی
گوشت صدہا قسم مرغونکا وہان موجود ہے
گوش کرنیکو وہان ہونگے ہزارون راگنی
عورتین بندونکو جو بخشیگا جنت مین خدا
بی بیونکے ساتھ اپنے تخت پر تکیے دیے
واجب و لازم ہے ہمیں اس خدا کی بندگی
دلسے کہ تو ذات حق ہے وحدہٗ لا شریک

جن نبی انسان کو حق پر یہان ایمان ہے
بیشک اس انسان سے بہتر کہین حیوان ہے
جس لعین روسیہ کا پیشوا شیطان ہے
جنتی کرنے کا اسکو وعدۂ رحمان ہے
ایک ایک عرق کا سو سو شکو بھی والان ہے
جسکی شیرینی و لذت بحد و پایان ہے
شوربہ اور بریان جسکا جو خواہان ہے
اور خدمت کو ہمیشہ حور او غلمان ہے
رنگ و روپ انکا بسان لولو و مرجان ہے
شغل باہم میوہ خوری کا وہان ہر آن ہے
جنے بندونکے لیے کیا کیا سامان ہے
اور محمد عبدہٗ یہ کلمۂ ایمان ہے

جو بدن پالا گیا ہی لقمہاے سود سے
جسکو خوش آتا نہین احکام قرآن و حدیث
کیسا ہی مسلم اُسے توحید و سُنّت ہو پسند
داخل جنت نہو حضرت کا یہ فرمان ہی
وہ لعین اہل نفاق و صاحب طغیان ہی
شرک و بدعت کی طرف جسکو یہان میلان ہی

دیگر

جسدن خدا نے نور سنوارا محمدی
ہمکو خطاب کرکے پکارا محمدی
خیر الامم ہی جبکہ یہ اُمت خدا کے پاس
بہتر ہو کیون نہ دین ہمارا محمدی
سو جبکے اسیر تیہ ضلالت کو راہ راست
چمکا عرب مین جیسے ستارا محمدی
اے احمد ہوا سے خدا پر ہو جان نثار
جسنے کیا ہے دین تمہارا محمدی
بازار و شہر و قصبہ و قریہ مین برملا
بجتا ہی صبح و شام نقارا محمدی
پہونچے عرب سے روم و دمشق و عراق و شام
ایران و چین و ہند و بخارا محمدی
اس دین حق کے سامنے دین اپنا چھوڑکر
لاکھون ہوتے یہود و نصاری محمدی
آئی ہی جب سے گلشن نبوی مین نوبہار
پھولے ہین جیسے پھول ہزارا محمدی
توحید کام آئیگی اُسکی نہین کبھی
جسنے لہ نام دل سے بسارا محمدی
دُنیا مین گرچہ خوار و ذلیل و حقیر ہو
پروردگار کا ہے پیارا محمدی
ستر جہنمی کو نکالیگا نار سے
جاتا ہی راہ حق مین جو مارا محمدی

لہ یعنی اُمید شفاعت ۱۲

[illegible]

اس رسول خیر خواہ عاصیان نے صاف صاف
فرض ہی ہر قول و فعل سید ابرار کا
راہ سے ڈگنے کا خطرہ بدعتی کو ہی ضرور
جب معراج سی لوٹے تو یہ پانچون نماز
پرتو معراج ہی ہر روز حاصل پانچ بار
حق تعالی سی عطا کروائینگے خیر الورا
روز محشر مین شفیع عاصیان ہونگی شفیع
بخشوائیں سب گنہ فردوس اعلی مین رسول
تشنگی کا خوف ہی محشر مین غیرونکی لیے
از طفیل مصطفے انفس ہوا کے ہاتھ سے
جبکہ قلب مومنین ہی در ایمان کا صدف
جیسے حق گوئی مین ہمنے کھول رکھی ہی زبان
چھوڑ مت تدبیر کو اے دل خدا کو یاد کر
حرص مین کیا سود جبکہ ہی مقدر تقدیر سے
ہی غنی کیواسطے دنیا مین آرام و سکون
کیون نہو شہر و بشہر و کو بکو جاتا ضرور

کہدیا ہر ایک خیر و شر ہمارے واسطے
جی سی خوش ہو کر جھکا نا سر ہمارے واسطے
ہمتو سنی ہین نہین کچھ ڈر ہمارے واسطے
لائے تحفہ ساتھ پیغمبر ہمارے واسطے
اس نماز فرض کے اندر ہمارے واسطے
کار اندک مین ثواب اکثر ہمارے واسطے
سامنے اللہ کے جاکر ہمارے واسطے
حق یہ دلوائینگے آخر گھر ہمارے واسطے
[illegible] ہمارے واسطے
دے پناہ اے خالق اکبر ہمارے واسطے
کیون نہو دل معدن گوہر ہمارے واسطے
ہر طرف سے تیز ہی خنجر ہمارے واسطے
شاید اب تقدیر [illegible] ہمارے واسطے
[illegible] ہمارے واسطے
[illegible] ہمارے واسطے
[illegible] ہمارے واسطے

[illegible]

نہیں دل میں ترے خوف الٰہی
پڑا کر تم وحیا اے بے نمازی
بھلا جس نے کیا پانی سے پیدا
ق ابی لا کر ادا اے بے نمازی
ذرا سم خواب غفلت سے اٹھا تو
بہت سوتا رہا اے بے نمازی
ہزاروں نعمتیں جس نے عطا کیں
تو کیا اسکو خدا اے بے نمازی
شکم میں ماں کے جو تجکو نہ بھولا
تو کیوں اسکو بھلا اے بے نمازی
خدا کی بندگی میں سر جھکاتا
یہی کام آئیگا اے بے نمازی
[illegible]

جو رسم کفر پکڑ لوگے اٹھو گے ساتھ کافر کے
یہاں تم گو کہ رکھتے ہو مسلمانی کی سرداری

اسی رسم برہمن پر نہ ہو شیخ صدیقی
لقب اپنا سنا سب ہے کہ رکھو تسبیح زناری

بیاہو جلد بیوہ کو خیال ننگ کو چھوڑو
گر آئیگی جہنم میں تمھیں یہ شرم کی عاری

شریفو گر نہ چھوڑو گے یہ رسم ہندوانہ تم
تو محشر میں یہ شیخی سیدی دکھلائیگی خواری

نسب کا مول کوڑی بھر نہو بازار محشر میں
جولاہہ اور سید سے عمل کی ہو خریداری

ثواب اسکو ملیگا سو شہیدوں کا قیامت میں
کریگا عقد ثانی کو جو ایسے وقت میں جاری

اگر تم بیوہ مسکین کا جوڑا لگا دو گے
تمھارا حور سے جوڑا لگا دے حضرت باری

جو رکھو گھر میں بیوہ کو تو اسپر ہر مہینے میں
چڑھے ہر حیض سے یا خون کرینگی ستمگاری

بظاہر عقد سے بیوہ حیا اسکو دکھاتی ہے
مگر چھپ چھپ پرائے مرد سے کرتی ہے نظاری

مگر یہ محشر میں ہوگی وہ زن حبلی کے شامل
حضور فاطمہ سے جائیگی یا اک ٹھیکاری

سنو ہر بیوہ اگر کچھ ہوش رکھتی ہو
نہ دیکھو نیر بابا جان اور ماں کی ہشیاری

بڑی ہو دادا سی کاٹتے ہیں رات آپس میں
تمھیں کہتے ہیں بیٹھو صبر سے کو نہیں لے پیاری

سمجھو ایسے باباجان کو ایجان قصائی تم
اور ایسی سنگدل ماں کا رکھو نام ہتیاری

دعا اب بندہ مسلم کی ہو مقبول اللہ
کہ جاری عقد بیوہ کا ہر اک لوگوں میں ہو جاری

دیگر

خدا سے ڈر ذرا اے بے نمازی
وضو کر سر جھکا اے بے نمازی

[illegible]

سگ و خنزیر بھی ہین تجھسے بہتر
نہ جان اُنکو برا اسے بے نمازی

پلیدی ظاہری ہے اُنکے اندر
نجس باطن ترا اسے بے نمازی

خدا کی بندگی سے کیا تجھے کام
تو سگ ہی پیٹ کا اے بے نمازی

ہوا ابلیس جب سجدے سے منکر
تو ہیٹکا را گیا اسے بے نمازی

سدا آب حمیم و خار زقوم
سقر مین کھائیگا اسے بے نمازی

ڈسین گے گور مین جب مار و کژدم
کریگا ہاے ہا اسے بے نمازی

بطوق آتشی زنجیر ناری
تری ہو گی سزا اسے بے نمازی

پکارے گی تجھے غصے سے دوزخ
کہ میرے پاس آ ای بے نمازی

بہت دُنیا مین چکھے تر نوالے
ہوا اب لقمہ مرا اسے بے نمازی

وہان تو ناصحون سے بہاگتا تھا
کہان اب جائیگا اسے بے نمازی

چکھا دُنگی مزہ مین آج تجھکو
ترے انکار کا اسے بے نمازی

جُھکا سر زندگی مین ورنہ مرکر
بہت پچتائیگا اسے بے نمازی

تری مسلم نے کی ہے خیر خواہی
نہو اس سے خفا رہے بے نمازی

دیگر

ای دل نادان ہوشیار یکدن ہونا ہے
کیون مے غفلت مین ہے سرشار اکدن ہونا ہے

کھیل مین طفلی کٹی کھوئی جوانی خواب مین
اب ذرا پیری مین ہو بیدار یکدن ہونا ہے

یا الٰہی جب تلک جیتا رہون ہر حال مین

یاہو قالین اور توشک فرش گل را مگار — یاہو فرش خاک پر از خار یکدن موت ہے
بوعلی سے کچھ نہ بن آئی نہ افلاطون سے — لا دوا ہی موت کا آزار یکدن موت ہے
جبکہ سب کو موت ہے اے بندۂ مسلم ضرور — واسطے تیرے بھی آخر کار یکدن موت ہے

دیگر

یا الٰہی روز و شب توفیق احسان دے مجھے — شرمساری جرم و عصیان سے تو آہرن دے مجھے
یا الٰہی تو نگاہ حفظ رکھ مجھپر مدام — راہ نیکی سے کہین بہکا نہ شیطان دے مجھے
توشۂ منزل سے ہوتی ہے مسافر کی گزر — زاد راہ آخرت اے رب یزدان دے مجھے
[illegible] — گر کوئی اسکے عوض تخت سلیمان دے مجھے
مین تو ہون یارب سزاوار جہنم سر بسر — تو محض اپنے کرم سے باغ رضوان دے مجھے
ذلت و خواری یہان کی فخر ہے میرے لیے — تو جو اپنی بارگہ مین عزت و شان دے مجھے
یا الٰہی باغ دنیا مین اگر لایا ہے تو — غنچۂ مقصود سے بھر بھر کے دامان دے مجھے
بیٹھتے اٹھتے ٹہلتے جاگتے سوتے ہوئے — اپنے ذکر و فکر سے یکدم نہ نسیان دے مجھے
عضو عضو تن کو میرے اپنی مرضی مین لگا — خوف اپنا ظاہر و باطن مین یکسان دے مجھے
مجلس ناپاک کیشان سے بچا کر صبح و شام — صحبت پاکیزۂ پرہیزگاران دے مجھے
درد و غم سے ہر گھڑی رہتی ہے بے غم [illegible] — دارو درد سے طبیب دردمندان دے مجھے
مزرع عقبیٰ ہے یہ دنیا بقول مصطفیٰ — یا الٰہی اس زراعت مین نہ نقصان دے مجھے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طریقہ اہل سنت کا مجھے جس دن سے بھاتا ہے — کوئی کہتا ہے لامذہب کوئی گمراہ بتاتا ہے
کوئی میری امامت سے بدل انکار لاتا ہے — کوئی چشم غضب سے تیوری مجھ پر چڑھاتا ہے
صفائی اسلیے مذہب کی یہ کچھ سنائی ہے

عزیزو بار سنت کا لیا سر پر جو ہو سو ہو — کیا اب نوش جام ساقی کوثر جو ہو سو ہو
چلا اس راہ میں جان اپنی رکھ کر جو ہو سو ہو — کرون منزل کو طے میں پا کے جادہ جو ہو سو ہو
نبوی منزل مقصود سے لو لگائی ہے

عمل میں مذہب حنفی کی میں تقلید کرتا ہوں — قیاسی مسئلوں میں پیروی انکی بجا لاتا ہوں
قیاس انکا حدیث مصطفائی سے ملاتا ہوں — موافق ہو تو بہتر ورنہ ہاتھ اس سے اٹھاتا ہوں
اسی انداز کی تقلید سے میرزا جی کو بھائی ہے

بدل ان چار مجتہدوں کو ہادی حق جانتا ہوں میں — بلا تعیین کی تقلید کو نا جانتا ہوں میں
قیاس حق و باطل قول کو پہچانتا ہوں میں — بہ رسم انفار و مصری کو ملا کر چھانتا ہوں میں
بفضل ایزدی یہ حق شناسی مینے پائی ہے

عزیزو آپکو جب پیرو سنت بتاتے ہو — محبت سید کونین کی منہ سے جتلاتے ہو
مخالف اپنے مذہب کی حدیثیں جبکہ پاتے ہو — عمل کرتے نہیں اسکے کیوں بہانے پیش لاتے ہو
یہ کیسی حب نبوی پیروی مصطفائی ہے

محبت پنجتن کی رافضی بھی تو جتاتے ہیں — غم حسنین میں روتے ہیں اور ماتم بھی رچاتے ہیں
مگر وہ پنجتن کی پیروی سے منہ چھپاتے ہیں — بڑھاتے ہیں لبوں پر مونچھیں اور داڑھی منڈاتے ہیں
تمہیں بھی شاید ان لوگوں سے یہ سیکھ دکھائی ہے

[illegible]

ناجی ہے جسنے مسلک سنت قبول کی
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
سنت کے برخلاف کو مرشد نہ کیجیے
تسبیح و تاج و جبہ پر اسکے نہ بھولیے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

جو پیرو رسول ہو کامل اسی کو جان
عامی محض ہے تب بھی فاضل اسی کو جان
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
سنی ستم اٹھاتے ہیں سنت کے واسطے
پھر مال و زر لٹاتے ہیں سنت کے واسطے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
مسلم کی بعد ختم مسدس کے ہے دعا
محفوظ رکھ کے آفت بدعت سے تو سدا
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

ناری ہے جس گروہ نے بدعت کی راہ لی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
ہاتھ اپنا اسکے ہاتھ میں ہرگز نہ دیجیے
اس پیر جی کو نائب ابلیس بوجھیے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
عارف اسی کو ذاکر و شاغل اسی کو جان
سو عاقلوں کے بیچ میں قابل اسی کو جان
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
گالی و مار کھاتے ہیں سنت کے واسطے
آخر کو سر کٹاتے ہیں سنت کے واسطے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
کر بخش دیجیو میرے گناہوں کو یا خدا
سنت کی اتباع میں کامل مجھے بنا
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در فضائل تعمیر مسجد

جب نام پڑا صاحب اسلام ہمارا
تعمیر مساجد بھی ہوا کام ہمارا
اس کام سے گر بخت ہو ناکام ہمارا
اسلام کا دعوی ہے فقط خام ہمارا
ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب میں اس گھر کے لکھا نام ہمارا

ہے نخبۂ ایمان سے مسجد کا بنانا
ارباب و زر و مال و ہنر زمیں لگانا
اخلاص کے ساتھ ہمت جانی کو لڑانا
تکلیف و مشقت کی بلا سر پہ اٹھانا
ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب میں اس گھر کے لکھا نام ہمارا

[illegible]

غیرت نہین جب آتی مسلمانونکو ای یار
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا

مین زور حکومت کا اگر ہاتھ مین لاتا
اس دیر کی جا مسجد اسلام بناتا
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا

تقدیر اگر کاشکے کرتی مری یاری
تو کہنہ و بوسیدہ پڑی مسجدین ساری
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا

کرتا ہی جو مسجد کی پلیدی سی حفاظت
یا رکھے جو پانی کا گھڑا بہر طہارت
ہے ہی خزانۂ حق رونق اسلام ہمارا

اب جلد دکھا بندۂ مسلم کو الہٰی
تا دیر صنم گہ سو اُٹھی گرد تباہی
ہی خانۂ حق رونق اسلام ہمارا

تو ایسے مسلمانون پر اللہ کی پھٹکار
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

تبخانۂ کفار سیہ دل کو مٹاتا
دل دیر وصنم پوجنے والے کو جلاتا
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

دیتا مجھے دینار و درم حضرت باری
سنگین بناتا مین بصد نقش و نگاری
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

یا روشنی و فرش و چٹائی سے حمایت
ملتی ہی اسی خدمت مسجد کی سعادت
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

تو سلطنت ہند مین اسلام کی شاہی
ہر مسجد بوسیدہ کی ہو پشت و پناہی
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکایت ابلیس

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

یہان ملعونون کی آنے سیکڑون تلوار کہائی ہے

کیا تیار یعنے اس مخمس کو بدشوار ہی	کہ شاید دی سمجھ سیکو جناب حضرت باری
لگے سنت رسول سید مختار کی پیاری	اُٹھے تقلید شخصی کی دلون سے روگ بیماری

عزیز دتنے کیون مجھپر بھلا تیورچڑھائی ہے

کہا تک اتباع مسلم دماغ اپنا دکھادیگا	سعید ازلی کو اتنا ہی سنانا کام آدیگا
اگر بدبخت ہی اک دفتر کہنہ سنا دیگا	تجھی کو بلکہ وہ اُلٹا ہی لامذہب بتادیگا

خدانے مہر اسکی فہم و دانش پر لگائی ہے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسدس در خوبی سنت و مذمت بدعت

اوّل تو فرض طاعت پروردگار ہے	پھر اتباع شافع روز شمار ہے
پھر پیروی سنت اصحاب و یار ہے	پھر مہدی زمان کی اطاعت بکار ہے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے	بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
سنت کی پیروی سے خدا کا حبیب ہو	دوزخ کی آنچ دور ہو جنت قریب ہو
دنیا مین ظل رحمت رب مجیب ہو	محشر مین مصطفی کی شفاعت نصیب ہو

سنت کی پیروی دین کی اصل اصول ہے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

دریا کو تیرتے ہون تو پا تر نہو کبھی
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
آل نبی جو مسلک سنت کو چھوڑ کر
کل بدعتی سے پیش خدا ہی وہ خوار تر
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
افسوس اندنون وہ زمانہ پدید ہے
بدعت کا زور شور قریب و بعید ہے
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
جب ہو ظہور بعثر ما فی القبور کا
بر حال تشنگی سے ہوا اہل نشور کا
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
جسنے کہ کرکے اہل ضلالت کی پیروی
باہر ہوا وہ دائرہ اسلام سے شقی
سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
سنی ہی خاص نائب سرکار مصطفے
ہی بدعتی خلیفۂ ابلیس بے حیا

سنت کے ہین خلاف تو سمجھو انھین غوی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
چلتا ہی کار دین مین بدعت کی راہ پر
بھولا ہی راہ آپ کو کہلا کے راہ بر
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
کہ ہر کسی کا ایک طریقہ جدید ہے
سنی کو ایسے وقت مین اجر شہید ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
بازار گرم حصّل ما فی الصدور کا
سنی کو جام دینگے شراب طہور کا
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
سنت سے منہ کو موڑ کے بدعت کی راہ لی
جان اسکو مشرکون کا برادر تو اخی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے
پھیلا رہا ہی ہر سو طریقہ حدیث کا
کوشش مین ہے کہ جلوہ سنت کو دن بجھا

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

کرد تو یہ تعصب سے جو خوف کبریائی ہے

بھلا تقلید شخصی کو کہاں سے تمنے ٹھہرایا
خدا نے اور نبی نے تو کہیں اسکو نہ فرمایا
نہ اجماع صحابہ سے کہیں اسکا پتا پایا
قیاس و رای سے اپنے نہ مجتہد دین نے بتلایا

جدی اپنی شریعت تمنے یہ گھر سے بنائی ہے

صحابہ قول لیتے تھے کبھی صدیق اکبر کا
کبھی فاروق کا فتوی کبھی عثمان و حیدر کا
وہاں یہ حال تھا ہرگز نہ اصحاب پیمبر کا
کہ مذہب ہو جدا ہر کا مقرر یا لقب ہر کا

کہ فاروقی فلانا ہے فلانا مرتضائی ہے

جہاں خود سید کونین کی موجود سنت ہے
وہاں غیر نبی کے قول و رای پر چلنا ضلالت ہے
رسول اللہ کے ساتھ اس مقلد کو بغاوت ہے
نہیں وہ اہل سنت بلکہ شرک فی الرسالت ہے

اگرچہ صورت اپنی اہل سنت کی بنائی ہے

تعجب ہے کہ کلمہ سید ابرار کا پڑھنا
اور انکے زمرۂ امت کے اندر آپکو گننا
پھر انکے قول ہوتے دوسرے کی رای پر چلنا
اور اپنے آپکو اسکی طرف منسوب کر رکھنا

معاذ اللہ یہ کیسی نبی سے بیوفائی ہے

کہا حضرت نے امت میں مری فرقہ بہتر ہو
بہتر دوزخی اور ایک کا فردوس میں گھر ہو
گئے پوچھے کہ ان میں کون فرقہ راستی پر ہو
تو فرمایا جسے منظور یاں وہ راہ انور ہو

جو میری اور مرے اصحاب اور یاروں کی پائی ہے

یہانتک تو تعصب نے سمجھ انکی اڑائی ہے

جو ہو جس مسئلہ سے بیخبر سو پوچھ لے جا کر
کسی مفتی سے جو ہو واقف اخبار پیغمبر
مگر تقلید اسکی خاص کر لینا نہیں بہتر
روا ہے دوسرے مفتی سے فتوی پوچھنا اکثر

یہی تقلید ہے جسکی خبر قرآن میں آئی ہے

مگر روش تقلید شخصی کی روا ہے اس قدر پر
کہ جو واجب سمجھے اس روش کو دین کے اندر
مگر بر رد احتیاط و اتقا یا ضیق میں آکر
عمل کرنے خوشی سے دوسرے مذہب کے فتوی پر

تو پس تقلید شخصی میں نہیں کچھ بھی برائی ہے

کہا کرتے ہیں یوں اہل تعصب ہم غریبوں سے
کہ ہمکو فقہ کافی ہے نہیں مطلب حدیثوں سے
ہماری غرض ہے اس گفتگو پر ان عزیزوں سے
کہ جب سارے مسائل میں غرض ٹھہری فقیہوں سے

تو مسلم ترمذی کا نام لینا بےحیائی ہے

ابو یوسف اور محمد کی ہوئی تحقیق جب کامل
ہزاروں قول انھوں نے کر دیے استاد کے باطل
مقلد جبکہ ان کے فتوے دیکھا اے عادل
خطا سے مجتہد کو پاک ٹھہرانا ہے لا حاصل

صفت معصومیت کی خاصہ جناب انبیا ہی ہے

اماموں کی خطا اور چوک پر جو مرد نا ہنجار
نکالے حق میں ان ارکان دین کے طعن کی گفتار
اور استنباط مجتہدین کو سمجھے محض بیکار
ہے اسکو صاف فاعتبروا اولی الالباب سے انکار

مرے نزدیک وہ بھی ایک گمراہوں کا بھائی ہے

عطا کر مرے واسطے کوئی گھر — کہ جس مین رہون جا کے شام و سحر

کہا حق نے گھر تیرا حمام ہے — اسی مین تجھے چین و آرام ہے

کہا پھر کہ اے رب بالا و پست — مقرر ہو کیا میری جاے نشست

کہا حق نے بازار مین کر نشست — چوراسہ ترا ہے مین کر باز گشت

کیا عرض پھر اسنے اے کبریا — مرے واسطے کوئی کھانا بتا

کہا حق تعالی نے اے نابکار — جو مردہ ہوا آپ سے جاندار

تو کھا اسکو اور دوسرا وہ طعام — کہ جسپر نہ لین حق تعالی کا نام

کیا عرض پھر حق تعالی سے یون — کہ یا رب بتا کون پانی پیون

ہوا حکم جو نشہ آور ہے چیز — پیا کر سدا اسکو اے بے تمیز

ہوا ملتجی حق سے پھر وہ رجیم — موذن مرا کون ہے یا کریم

کہا حق تعالی نے سن اے شقی — موذن تو اپنا سمجھ بانسلی

تو پھر عرض کرنے لگا اے خدا — بتا میرا قرآن ہے کون سا

کہا شعر کو اپنا قرآن جان — پھر اس مین لکھ جھوٹھ کا داستان

ہوا ملتمس حق سے پھر بے حیا — کہ لکھنے کا میرے ٹھکانا بتا

کہا حق نے یہ سوزن گودنا — تو حرف اپنا انسان پہ کھودنا

کیا عرض پھر اسنے اے پاک ذات — بتا تو مقرر ہے کیا میری بات

کہا حق نے تسبیح مین نہ لب کھولنا — جہان بولنا جھوٹ ہی بولنا

کیا عرض پھر اسنے رب البشر — بتا میرا ہے کون پیغامبر